رجسٹرڈ ایل نمبر:- ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۲۷

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی
پس حدیث مصطفٰے بر جان مسلم حجت است
(مصرعہ) کلام امام منظر و شتن

مدیر مسئول — ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـٰہ
رؤسا و جاگیرداران سے ”	ستے
عام خریداران سے ”	صہ
” ” ششماہی	عا/
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - -	۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

(۵۰۹)

امرتسر ۲۸ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

قطعہ تاریخ اہلحدیث سالِ نو - - - صلہ
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
دیوبندی اور بریلوی مکالمہ - - - ص۳
جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت ص۶
کیا مرزائی عیسائی ہیں؟ - - - - ص۶
مرزا جی کا کھیت پھل لا رہا ہے - - - ص۸
حدوثِ مادہ و ارواح - - - - ص۹
یادگار حسین سے سبق - - - - ص۱۰
برہان التفاسیر - - - - ص۱۱
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۲
خطاب باسلام ص۱۳ - متفرقات ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - ص۱۴/۲۰

قطعہ تاریخ اہلحدیث سالِ نو

از برق سخن مولوی محمد یعقوب صاحب برق بیساپوری

یہ اشعار اُس وقت کے آئے ہوئے ہیں جب اخبار اہلحدیث کی بتیسویں جلد نومبر ۱۹۳۴ء کو شروع ہونے والی تھی۔ مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہوگئے۔ لہذا آج درج ہیں۔ (مدیر)

خوش ہو کے یہ کلیاں کہتی ہیں — کوئی دیکھے بہارِ نشاط انگیز
کیوں دیکھ کے اِس کو سرور نہ ہو — ہیں کیف خمارِ نشاط انگیز
بس اس کو خدا قائم رکھے — کہ ہے گل زارِ نشاط انگیز
تاریخ بھی اس کی کیا کہئے — ہیں خوب افکارِ نشاط انگیز

اے برق جو کی فکر آئی ندا
نکلا اخبار نشاط انگیز
۱۳۵۳ ہجری

جدید انگلش ٹیچر۔ اس کے مطالعہ سے بہت جلد انگریزی حفظ ہو جاتی ہے۔ اور کسی استاد وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ قیمت عمر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

خوشخبری حکومت حجاز نے عازمین بیت اللہ شریف وزائرین مسجد نبوی کی سہولت کے لئے آیندہ سال سے وہ تمام ٹیکس جو حجاز میں مثلاً معلمی، محصول، کرایہ وغیرہ ادا کئے جاتے تھے ان میں پچیس فیصدی تخفیف کردی ہے۔ آیندہ سال حکومت کی طرف سے سالانہ اعلانات میں اس تخفیف کا اعلان بھی کردیا جائے گا۔

—— امرتسر جالندھر روڈ پر دریائے بیاس کے پل پر ایک لاری اور چھکڑے کا تصادم ہونے سے بارہ اشخاص مجروح ہوئے۔

—— مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسری کے مقدمہ کا فیصلہ ۲۵۔ اپریل کو سنا دیا گیا۔ آپ کو زیر دفعہ ۱۵۳۔ الف ۶ ماہ قید کی سزا دی گئی اور بی کلاس کی سفارش کی گئی۔ چونکہ آپ کی طرف سے سشن کورٹ گورداسپور میں اپیل دائر کی جائے گی۔ اس لئے آپ کو چھ ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کردیا گیا ہے۔

آغا حشر کاشمیری چندروز علیل رہ کر ۲۸ اپریل کو لاہور میں فوت ہوگئے۔ (خدا بخشے بڑے موحد اور موحدوں کے محب تھے) ہندوستان کے مشہور ادیب اور ڈرامہ نویس تھے۔

—— لاہور میں موچی دروازہ کے اندر ایک مسلمان کو قتل کردیا گیا۔ پولیس نے تین اشخاص کو اس سلسلہ میں زیر حراست کرلیا ہے۔

—— امرتسر سے فرنٹیر میل سے سونا چوری ہوجانے کے سلسلہ میں پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کرلی ہے۔ اب ملزمین کا چالان عدالت میں پیش کردیا جائیگا۔

—— مرزا سر ظفر علی سابق جج ہائیکورٹ پنجاب نے ایک انگریزی اخبار میں گورنر پنجاب کے نام ایک کھلی چٹھی شائع کرائی ہے کہ قادیانیوں کو پنجاب میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور اس بدگمانی کو عام مسلمانوں کے دل سے دور کردیا جائے کہ حکومت مرزائیوں کی طرفداری کرتی ہے۔

—— ڈاکٹر سر محمد اقبال نے انجمن حمایت اسلام لاہور کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

—— ملتان شہر میں ایک ہندو ایک مسلمان کے ہاتھوں سے قتل ہوگیا۔

—— حکومت پنجاب نے تمباکو کی فروخت اور اس کی کاشت بغیر لائسنس حاصل کئے ممنوع قرار دیدی ہے اسکے کاشتکار اور تاجر کو ہر سال نیا لائسنس حاصل کرنا پڑیگا۔ یہ حکم ۱۹۔ اپریل سے نافذ کیا گیا ہے۔ مگر ۳۰ جون تک بغیر لائسنس کے فروخت وغیرہ قابل تعزیر نہیں۔ لائسنسدار کی عمر ۱۸ سال سے کم اور خریدار کی عمر ۱۶ سال سے کم نہ ہوگی۔

انجمن اہل حدیث ملتان

کا سالانہ اجلاس ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ مئی کو منعقد ہوگا جس میں علماء کرام اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو محظوظ فرمائینگے۔ لہذا جملہ شائقین توحید وسنت جلسہ ہذا میں شریک ہوکر داخل حسنات ہوں۔

سکرٹری انجمن مذکور (عہ داخل اشاعت فنڈ)

—— آگرہ سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر موضع لہ میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مابین تصادم ہوا۔ تین ڈاکو ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ پولیس کو ان کے قبضہ سے اسلحہ اور بارود کی خاصی مقدار ملی۔

—— راجکوٹ میں ایک آدمی ہے جو ۲۸ سال سے میٹرک کے امتحان میں شریک ہورہا ہے۔ مگر ابھی تک وہ کامیاب نہیں ہوا۔

—— معلوم ہوا ہے کہ انسانی خون کی اوسط رفتار سات میل فی گھنٹہ ہے۔ گویا دن بھر میں ۱۶۸ میل کی مسافت طے کرتا ہے۔

—— ریاست حیدر آباد دکن میں حضور نظام کیطرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ آیندہ ریاست کے باہر سے کوئی اسلامی مبلغ ریاست کی حدود میں بغیر اجازت حاصل کئے تبلیغ کرنے کے لئے داخل نہیں ہوسکے گا۔

غریب فنڈ کی بابت کئی دفعہ احباب خیر کی خدمت میں لکھا گیا ہے کہ اس فنڈ سے جن سائلین کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے ان کی تعداد روز افزوں ترقی پر ہے مگر فنڈ میں عدم گنجائش کے باعث اخبار جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اگر احباب کرام اور دیگر شائقین حضرات کم وبیش اس فنڈ کی امداد فرماتے رہیں تو اسے کافی امداد حاصل ہوسکتی ہے۔

آمد از فتوی فنڈ ۱۲ سابقہ بذمہ فنڈ ۲/۶۔ بقایا عہ

مدرسہ علوم القرآن والحدیث مدینہ منورہ (عرب) کے لئے از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب چک ۹۵ گیشل فارم ضلع ملتان عہ

عید آنہ فنڈ مرسلہ مولوی عبد الرحمن متولی مسجد اہلحدیث محلہ بھن لین ایلور میجر

اشاعت فنڈ از سکرٹری انجمن اہل حدیث پرتابگڈھ عہ وسکرٹری انجمن اہل حدیث ملتان عہ جملہ ۶۔ سابقہ ۱۱۱ ۱۰/۔ کل میزان ۱۱۳/۳/۹

(۹- ۳- ۱۱۳ روپے)

قابل توجہ ناظرین اہلحدیث

(۱) اخبار ہذا کا صفحہ ۱۴ ضرور ملاحظہ فرمائیں کیونکہ اس میں حساب دوستاں درج ہے۔ ممکن ہے آپ کا نمبر بھی اس میں درج ہو۔

(۲) یکم مئی سے ۳۱ مئی تک تصانیف مولنٰا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ (تردید عیسائی، آریہ، مرزائی، حنفی اور تائید مذہب اہل حدیث وعام اسلامی سوائے تفاسیر عربی واردو) پر ۲ فی روپیہ رعایت دی گئی ہے۔ آج ہی فرمائش بھیج کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— ایران کے صوبہ ماژندراں میں ۱۲۔ اپریل سے ۲۳۔ اپریل تک زلزلے کے جھٹکے محسوس ہورہے ہیں۔

اسلامی تصوف۔ (اردو ترجمہ) مصنفہ علامہ ابن تیمیہ (۵۱۰) قیمت صرف ۸ محصول ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

فلسفۂ عبادت وسرمایۂ سعادت۔ جس میں نماز کا فلسفہ اور فوائد بیان ہیں۔ قیمت ۸ر۔ منیجر اہلحدیث امرتسر سے طلب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۴ھ

دیوبندی اور بریلوی مکالمہ

"اہلحدیث" یکم مارچ سنہ رواں میں ایک اشتہار دیوبندی جماعت کے ایک فرد کا درج ہوا تھا۔ جس کا نام تھا "صمصام قادری"۔ اس میں بریلوی حنفیوں کو خوب آڑے ہاتھوں لیا تھا۔ پھر "اہلحدیث" ۸ مارچ میں ایک اشتہار درج ہوا تھا جس میں بریلوی حنفی کی طرف سے اشتہار مذکور کا جواب تھا۔ دونوں اشتہار علم و اخلاق کا مرثیہ تھے۔ اب ایک اور اشتہار کلکتہ سے ہمیں پہنچا ہے جو دیوبندی راقم اول کی طرف سے نکلا ہے۔ دیوبندی راقم نے پہلے اشتہار میں اپنے نام کے ساتھ علاوہ اور القاب کے "تقلیدیہ" (بصیغہ مؤنث) بھی لکھا تھا۔ بریلوی راقم نے اس پر خوب مضحکہ اڑایا تھا۔ بار بار دیوبندی راقم کو "واہ ری بی تقلیدیہ" لکھا۔ ہم نے گمان کیا کہ یہ لفظ "تقلیدیہ" سہواً لکھا گیا۔ مگر اس دوسرے اشتہار میں دیوبندی راقم نے اپنے القاب اس طرح لکھے ہیں:۔

عبدالحلیم جہان آبادی حنفی، سنی، قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مجددیہ، برکتیہ، ابوالعلائیہ، قلندریہ، صابریہ، نظامیہ، اشرفیہ، مقلدی تقلیدیہ۔

بجائے ایک صیغہ مؤنث کے دس دفعہ مؤنث لکھا ہے۔ اب ہم کچھ نہیں کہہ سکتے تاہم ہمارا گمان ہے کہ ایسا لکھنے کی توجیہہ کچھ نہ کچھ دیوبندی راقم کے ذہن میں ہوگی۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ پہلے کرتے نہ باوجود تنبیہ کے دوبارہ حوصلہ کرتے۔ بہرحال اشتہار درج ذیل ہے:۔

"سرمہ ایمانی در چشم رضاخانی"

اول سے آخر تک غور سے پڑھو۔

کئی ماہ قبل صمصام قادری نام سے ایک اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ جس میں مسلمانوں سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی بانی فرقہ رضاخانی اور ان کے چیلوں کی طرف سے جو الزامات بزرگان دیوبند پر لگائے جاتے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ محض اتہام ہیں نہ تو وہ عقیدے ان کے افعال سے ظاہر ہوتے ہیں نہ اقوال سے نہ اُن کی کسی تحریر سے ثبوت ملتا ہے۔ جو کوئی تحریر ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے یا تو اس کا مطلب وہ نہیں ہوتا جو رضاخانی بیان کرتے ہیں۔ یا اُس میں اس قدر کتر بیونت اور تحریف کر کے اپنی طرف سے من گھڑت معنی لگا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے مضمون کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ جس سے مصنف یا مؤلف رسالہ و کتاب کو دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا ہے جیسا کہ حسام الحرمین، ردالمہند، بہار شریعت، کتاب اصول السنہ فی العقائد السنہ وغیرہ وغیرہ رسالوں سے ظاہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے لئے صحیح راہ عمل یہ ہے کہ فخر دنیائے اسلام حاملان شریعت و طریقت ماحیان شرک و بدعت حنفی سنی علماء دیوبند اور ان کے ماننے والوں سے خواہ مخواہ بدظن نہ ہوں ان کو ناملائم الفاظ سے (یعنی وہابی کافر) یاد کر کے مسلمانوں میں باعث تفرقہ بن کر گنہگار اور مورد عتاب خدائے قہار نہ ہوں اگر توفیق تحقیق ملے تو ان بزرگوں کے واقعات زندگی پر نظر ڈالیں۔ ان کے اقوال و افعال کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھیں۔ ان کی تحریروں کو اول سے آخر تک گہری نظر سے دیکھ جائیں۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو کسی دیندار جید عالم سے اپنی تشفی کر لیں اس طرح سے حقیقت ظاہر ہو جائے گی اور مسلمان اپنے سچے رہنمائے دین حنیف کو پہچان جائیں گے۔ یہ تو تھا مذکور بالا اشتہار کے مضمون کا خلاصہ۔ بحمداللہ اشتہار کا خاصہ اثر پڑا۔ کلکتہ ٹاؤن اور مضافات کے ہزاروں ہزار مسلمان راہ راست پر آ گئے۔ اور کتنے ہیں جو بتدریج سدھر رہے ہیں۔ اسلامی رواداری اور تحقیق و تفتیش کا یہی جوش و خروش اگر کچھ دنوں تک قائم رہا تو یقین ہے کہ دنیائے کلکتہ علی الخصوص رضاخانیوں کی گندی سڑی ہوئی ہوائے ضلالت سے ضرور صاف ہو جائیگی اشتہار سے مقصود سچے مسلمانوں کو بڑے فتنے سے بچانا اور بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانا تھا۔ سو یہ بفضلہ تعالیٰ حاصل ہو رہا ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مگر حقیقت میں دشمنان اسلام کے ایجنٹ و دلال ہیں۔ جو مسلمانوں میں تفرقہ

ahmadimuslim.de

ڈال کر اور آپس میں لڑا کر شیرازۂ اسلام کو بکھیرنے کی ذلیل کوشش کر رہے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مولویوں اور پیروں کے لباس میں دنیا کمانے کے لئے شرک و بدعت کے جال میں پھنسا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے اور علماء حقانی پر قسم قسم کا الزام لگاتے رہتے ہیں۔ اسی قماش کے لوگ اس اشتہار سے بجائے فائدہ حاصل کرنے کے گھبرا گھبرا کر چیخنے لگے ہیں۔ ان کی جماعت میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ بعض کے شکم میں مخالفت نے اس قدر قراقر پیدا کر دیا ہے کہ ہر جگہ ہوائے فریب چھوڑتے پھرتے ہیں۔ بعض کے ضلالتی دست آرہے ہیں۔ جن سے بد دینی تعفن پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ گویا میرا اشتہار مسلمانوں کے لئے مقوی ایمان ثابت ہوا۔ اور بدعتی رضاخانیوں کے لئے مسہل مادہ ضلالت۔ سچ ہے ازلی گمراہوں کو ہدایت نامہ سے بجائے ہدایت کے ضلالت ہی ملتی ہے۔ باران رحمت ہر زمین کو یکساں سیراب کرتا ہے مگر بعض زمین سے سنبل و ریحاں اُگتے ہیں اور بعض سے خار و خس ؎

در باغ لالہ روید و در بوم خار و خس

اس وقت میرے پیش نظر تبلیغ جیلانی اشتہار ہے۔ جس کو غالباً کسی رضاخانی جاہل نے اپنے پشت پناہوں کی مدد سے مغلظات کی گندگی سے آلودہ کر کے اچھالا ہے۔ سچ ہے جاہل اپنی ہی مرغوب چیز تحفے میں پیش کیا کرتے ہیں۔ میرا اشتہار عینک کا نقشہ اور مضمون میں عدم بصیرت کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب مضمون بصارت و بصیرت دونوں سے محروم ہے۔ وہ بغدادی روغن زیتون کی سر پر مالش، اور معجون بدعت کا اندرونی استعمال اور عصائے احمد رضاخانی پکڑ کر بصارت و بصیرت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ تشخیص مرض و تجویز نسخہ ہی سرے سے غلط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ضلالت کی تاریکی میں ٹامک ٹوئیں مار رہا ہے۔ شرفا مغلظات کا جواب مغلظات سے نہیں دیا کرتے

نہ انسان نما درندوں سے الجھنا قرین صواب ہے ؎

دشنام اگر ز بد خیسے چارہ نبود بجز شنیدن
گر پائے کسے سگ گزیند۔ با سگ تواں عوض گزیدن

(۳) ٹیٹا گڑھ ضلع چوبیس پرگنہ میں بدعتیوں نے اہل حدیث جماعت کو مناظرہ کی دعوت دی تھی جب جماعت اہل حدیث کے مقتدر علماء کرام مقابلہ پر آگئے تو رضاخانی بیک بینی و دو گوش سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے اور بھاگتے وقت چھچھوندر جیسی گندگی اس طرح چھوڑتے گئے کہ نقص امن کا بہانہ کر کے وہاں کے مجسٹریٹ سے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرا دیا۔ بھلا ایسی صورت میں مناظرہ کس طرح ہو سکتا تھا اور رضاخانیوں نے اشتہار کے ذریعہ یہ خبر مشہور کر دی کہ وہابی مناظرہ کرنے سے بھاگ گئے۔ مگر جبکہ مجسٹریٹ کی نوٹس اردو میں اشتہار کی صورت میں چھپ کر مسلمانوں کے سامنے آگئی تو معلوم ہوا کہ مناظرہ ہوا ہی نہیں۔ رضاخانیوں نے جھوٹا اشتہار چھپوا کر مشہور کر دیا تھا وہابی میدان مناظرہ سے بھاگ گئے۔ مسلمانان انصاف کریں کہ یہ شرارت کس کی طرف سے شروع کی گئی تھی۔ اور ہمارے حنفی دیوبندی علماء حقانی کا اس واقعہ سے تعلق ہی کیا تھا۔

(۴) مسجد خانۂ خدا اور کل مسجدیں خدا کی ملکیت ہیں۔ مسلمانوں کو حق ہے کہ اس میں عبادت کریں۔ کلمۂ خیر کی تبلیغ کریں۔ متولیان مسجد یا اور کسی کو یہ حق نہیں کہ کلمۂ خیر کی تبلیغ سے کسی کلمہ گو کو روک دے۔ ہمارے علماء کرام نے تم لوگوں کے شر سے خود ہی احتراز کیا تھا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم لوگ اپنے اسلامی حق سے دست بردار ہو گئے۔ آئندہ جب کبھی ہم ضرورت سمجھیں گے اپنے حق سے کام لیں گے۔ یہ تو تھی ہمارے علماء کی حقانیت اور شرافت کہ محض تم جیسے چند ناسمجھوں کو بھی ناخوش کرنا پسند نہ کیا مگر تمہارے علما کیا ایسے ہی شریف اور حق کوش ہیں کہ گذشتہ سال مسجد ٹیپو سلطان واقع دھرم تلہ میں تمہارے مولویوں مخصوصاً حامد رضا خاں و امجد علی خاں نے بزرگان دیوبند پر تبرا بازی شروع کر دی تھی۔ آخر متولی مسجد نے بذریعہ پولیس کے ہمیشہ کے لئے اس فتنہ کا سر کچل کر رکھ دیا۔ کہو میاں رضاخانی اب تم کو اپنی آنکھوں کا شہتیر نظر آگیا۔ مناظرہ کا چیلنج تم لوگوں نے ہمارے علماء کرام کی تشریف بری کے بعد عامیانہ طریقہ پر دیا تھا۔ اب اگر تم شریف مرد میدان ہو تو سامنے آجاؤ۔ حفظ امن عامہ کی تحریری ضمانت بذریعہ پولیس کمشنر کلکتہ کے دو اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ اعلان کرو۔ پولیس کمشنر کے ذریعہ اعلان کراؤ کہ جلسہ گاہ مناظرہ میں ذمہ دار پولیس افیسر پولیس جمعیت کے ساتھ حفظ امن قائم رکھنے کے لئے موجود رہے گا اور کسی قسم کا شور و ہنگامہ نہ ہونے پائے گا۔ اس کے ساتھ حلف اٹھا کر بذریعہ اخبارات و اشتہارات کے اعلان کرو اور اقرار کرو کہ بصورت شکست توبۃ النصوح کر کے سچے مسلمان بن جاؤ گے۔ پھر دیکھو کہ ہمارے علماء حقانی کس طرح سے تمہارے جھوٹے الزامات و اتہامات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیتے ہیں۔ مگر کہاں تم اور کہاں ہمت مردانہ وعلمی سرمایہ ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار تم سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

رضاخانیو! وہ زمانہ لد گیا جب تمہارے فریب کا جادو چل جاتا تھا۔ اب بحمد اللہ مسلمان بیدار ہو چکے ہیں اور تمہارے فریبوں کو خوب سمجھتے ہیں۔

(۵) ولایت حسین بدعتی الہ آباد میں خواہ مخواہ عیسائی مناظر عبد الحق سے الجھ پڑا تھا۔ جب ناطقہ بند ہونے لگا تو جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری کو بھڑا دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اب بدعتی بیچاؤں سے کوئی پوچھے کہ جب تم میں اتنی قابلیت نہ تھی تو غیر مسلم قابل مناظر سے کیوں مقابل ہوئے۔ اور جب تم وہابیوں کو کافر کہتے ہو تو ان کے مقتدر عالم کو اپنی مدد کے لئے کیوں بلایا۔ جس نے آکر صرف بدعتیوں ہی کی نہیں بلکہ کل اسلامی فرقوں کی لاج رکھ لی۔ او رضاخانی! تجھ پر تو یہ مثل صادق آتی ہے ؎

بے ادب باش ہر چہ خواہی گو ٭ بیحیا باش ہر چہ خواہی کن

ط بڑا کیا سپاہی کاہے کو ہوتا ہے؟ لڑنے کو دیوریہ ہو یا نگینہ، الہ آباد ہو یا رام پور خدمت گار کا کام خدمت کرنا ہے۔ (اہلحدیث)۔ ٭ آغا تلوار میان کن! (اہلحدیث)

(ع۸) حسام الحرمین اور بہار شریعت جیسی پوچ اور لچر مولوی احمد رضا خان بریلوی کی تصنیفات اور ان کے بدتہذیب چیلوں کی ہزلیات کا ایک ایک نہیں بیسیوں معقول دندان شکن جوابات دیئے جا چکے ہیں جن کا واقعی جواب خود مولوی احمد رضا خاں اپنی زندگی میں نہ دے سکے۔ اب ان کی ذریات کیا دے سکتی ہے۔ ایسی لایعنی باتیں بکنے کے لئے کوئی اُن کی زبان کیسے بند کر سکتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

تازہ بتازہ نو بنو رسالوں میں سیف یمانی، خنجر اسلامی سیف علی، فیصلہ خصومات، علمائے دیوبند کے عقائد ایسے بہترین رسالے ہیں جن سے رضاخانی جمعیت میں بھگدڑ مچ گئی ہے اور بڑے بڑے رضائی جغادری سرنگوں بیٹھے ہوئے بغلیں جھانک رہے ہیں۔ رضاخانیو اگر تم میں ذرہ برابر بھی ایمان و شرافت ہے تو ان نئے نئے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں سے کسی ایک ہی رسالہ کا معقول جواب دو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم رسالہ الفرقان ہی کا جواب اپنے جغادریوں سے لکھواؤ۔ جو ہر مہینہ بریلی سے نکلتا ہے۔ حامد رضا خاں کے سینہ پر کودوں دلتا اور اچھی طرح سے مزاج پرسی کرتا رہتا ہے۔ یہ اور کل رسالے دفتر الفرقان بریلی یوپی سے معمولی قیمت پر ملتے ہیں۔ یہ تو تھا چند جھوٹے الزامات کا استخوان شکن جواب۔ کہو میاں رضاخانی! تم جہاں سے چلے تھے وہیں واپس کر دیئے گئے یا نہیں۔ تم نے چاند پر تھوکا تھا مگر وہ تمہارے منہ پر ہی آ کر پڑا

سہ چٹکیوں ہی میں اڑایا تیرا جوبن کیسا
مجھ کو او معشوقہ خود بیں تو نے سمجھا کیا تھا

اب آیندہ سے کسی اہل حق کے سوہنہ نہ آنا۔ اور اپنے بغدادی تیلی سے کہہ دینا کہ جامہ سے باہر نہ ہوں۔ ورنہ رنگون سے زیادہ پرے یا چلے جائیں گے۔ اخیر میں تم کو اور کل رضاخانیوں کو یہ نیک صلاح دیتا ہوں کہ اس اشتہار سرمۂ ایمانی کو دل کی آنکھوں میں لگائیں اور اگر کچھ بھی غیرت انسانی ہے تو قرآن، احدیثا اجماع، قیاس کو اپنا مسلک بنائیں اور بزرگان دین کے نقش قدم کو شعل راہ یقین سمجھیں۔ یہ تو تھا تمہارے ناشتہ کا سامان اب کچھ غذا کا سامان بھی لیتے جاؤ۔

قول فیصل برادران اسلام! امر واقعی یہ ہے کہ نہ علماء دیوبند معصوم ہیں کہ اُن سے خطا سرزد ہی نہ ہو سکے نہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی بانی فرقہ رضاخانی معصوم تھے۔ اور علماء کی رائے میں اختلافات کا پیدا ہو جانا بھی تعجب نہیں ہے۔ مگر جو اختلافات مولوی احمد رضا خاں بریلوی اور علمائے دیوبند کے درمیان پیدا ہو گئے اس میں ایک ناگوار اور غیر شریفانہ صورت یہ پیدا ہو گئی ہے کہ حنفی سنی علماء دیوبند جن بیہودہ و فاسد عقائد کو باطل اور کفر کہتے ہیں جن باتوں سے وہ نفرت اور بیزاری ظاہر کرتے ہیں۔ جن گندہ و فاسد خیالات کی خفیہ اور علانیہ درس تدریس وعظ اور رسائل کے ذریعہ ہمیشہ تردید و مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں باتوں کو احمد رضا خاں بریلوی اور ان کے متبعین علماء دیوبند کی طرف منسوب کر کے علماء دیوبند کا عقیدہ بتاتے ہیں کیا اس سے بھی بڑا کوئی ظلم ہو سکتا ہے۔ کیا اس جھوٹ اور دروغ بیانی کی کوئی حد ہے مگر وہ رضاخانی کے ملا و نقلی پیر علماء دیوبند کے یہ عقائد بتاتے ہیں:۔

ع۱ خدا کا جھوٹ بولنا جائز ہے۔ ع۲ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ علم میں شیطان سے کم ہے۔ ع۳ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم جانوروں اور مجنوں کے مثل ہے۔ (نعوذ باللہ) اے اللہ اپنے پناہ میں رکھیو۔ آپ غور فرمائیں کہ آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کیا اس وقت تک کیا ایک شخص بھی ایسا ہوا ہے جو خدا کی توحید کا مقر ہو اور اس کے احکام کو واجب التعمیل اور فرض جانتا ہو۔ اور پھر اس کے ساتھ نعوذ باللہ خدائے قدوس کی طرف کذب یعنی جھوٹ کی نسبت بھی کرتا ہو۔

کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے بعد اس ساڑھے تیرہ سو برس کے اندر کوئی کافر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بدترین دشمن بھی ایسا ہوا ہے جس نے ایسا کہنے کی جرأت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا علم جانوروں یا مجنوں کے مثل ہے۔ یا حضور کا علم مرتبہ میں نعوذ باللہ شیطان سے کم ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً ہرگز نہیں ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ علماء دیوبند جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی تعلیم کی نشر و اشاعت اور اسی کی درس و تدریس میں اپنی عمریں صرف کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کے متعلق ایسا عقیدہ رکھیں۔ ان امور کی نسبت علماء دیوبند کی طرف جتنا بڑا ظلم ہے وہ ظاہر ہے لیکن گروہ رضاخانی کے مکار ملاؤں نقلی پیروں کے اس حرکت کی وجہ سے خود اسلام اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آریہ سماجیوں اور عیسائی پادریوں کا جو خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ یا خود جاہل مسلمانوں کے خیالات پر جو برا اثر پیدا ہو سکتا ہے وہ شدید خطرہ کا موجب ہے۔ مگر اہ فرقہ رضاخانی کے ✕ ملا جھوٹے نقلی پیروں کی جماعت کہتی ہے کہ دیوبند کے ہزارہا عالم جو اچھی طرح کتاب و سنت کے ماہر ہیں اور جن کی عمر کا بڑا حصہ احادیث اور تفاسیر کی تعلیم میں صرف ہوا ہے وہ اور ان کے ذکہا معتقدین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں۔ اور شیطان کے مثل یا اس سے کم سمجھتے ہیں۔ جانوروں اور مجنون کی طرح جانتے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا کہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہا ہے۔ یا ہجو کر رہا ہے۔ ایسی حرکت جو یہ ملائے رضاخانی کرتے ہیں ایسا کرنے والا مسلم ہو سکتا ہے یا غیر مسلم۔

خ بندہ و میرا اعتقاد ہے کہ ہرگز دنیا کا کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علم کی نسبت ایسا اعتقاد رکھے قطعاً نہیں رکھ سکتا جو یہ لوگ علماء حقانی کی ایک بڑی جماعت کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ مگر تماشا یہ ہے کہ گروہ رضاخانیوں کے نزدیک کوئی شخص اس وقت تک مسلمان ہو ہی نہیں سکتا ہے جب تک یہ اعتقاد

✕ یہاں ایک لفظ ایسا گندہ ہے کہ ہم نے اسے نقل کرنا پسند نہیں کیا۔ (اہلحدیث)

معیار الحق۔ تقلید کی تردید میں بے نظیر کتاب۔ (۴۰۳) مصنف مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی۔ قیمت ۶ روپے

ahmadimuslim.de

نہ سکے کہ دیوبند کے ہزارہا عالم اور کروڑہا مسلمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا برا سمجھتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

ضروری تنبیہہ۔ میں مسلمانان کلکتہ کو صاف اور واضح لفظوں میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جسقدر آج تک اشتہار بازی اور رسالہ بازی کی گئی ہے اور اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ نہایت ہی ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ لکھا گیا ہے تاکہ مسلمانان کلکتہ علماء دیوبندی وہ تمام کتابیں (کہ جس کا حوالہ گمراہ فرقہ رضا خانی دیتا ہے) کلکتہ کے بازاروں میں ملتی ہیں۔ صفحہ وسطر کے حوالہ سے جانچ پڑتال اور تحقیقات کرکے اسی قسم کی بدترین توہین وتذلیل اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو ہوتی ہے (جو یہ گروہ رضا خانی کے ملا اور پیر کرتے ہیں) اس کا ہمیشہ کے لئے دروازہ بند کر دیں۔ یعنی گروہ رضا خانی کے مکار ملاؤں اور جھوٹے نقلی پیروں کو نہ تو مجلس میلاد میں وعظ کہنے کو بلائیں نہ ان کی کتابوں کو خرید کر پڑھیں اور نہ ان سے مرید ہوں۔ اگر مسلمانان کلکتہ ایسا نہیں کرتے تو ایک بہت بڑا طبقہ متدین مسلمانوں کا یہ سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ مسلمانان کلکتہ خود ہی محفل میلاد کے بہانہ سے عام مسلمانوں کو دعوت دیکر ایک جگہ جمع کرکے گروہ رضا خانی کے مکار ملاؤں، جھوٹے نقلی پیروں کو بلا کر مجمع عام میں اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدترین توہین وتذلیل کراتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے غصہ وغضب سے بچنے کے لئے بے چارے حنفی دیوبندی علمائے حقانی کی طرف منسوب کرکے رسالہ وکتاب چھاپتے ہیں کہ علماء دیوبند نے فلاں فلاں کتاب میں اللہ اور اس کے مقدس رسول صلعم کی شان میں ایسی ایسی گستاخ عبارتیں لکھی ہیں مگر جبکہ علماء دیوبند کی کتابوں کی صفحہ وسطر کے حوالجات سے جانچ پڑتال کی جاتی ہے تو وہاں اس کا نام ونشان تک نہیں ہوتا۔ بلکہ وہاں تو اُن آیات قرآنی واحادیث نبوی صلعم کا تذکرہ وحوالہ ہوتا ہے جو کہ کفر شرک و گمراہی بدعت سے بچانے والی ہوتی ہیں۔ مسلمانوں اگر اعتبار نہ ہو تو علماء دیوبند کی کتابوں کو کلکتہ کے بازاروں سے خرید کر صفحہ وسطر کے حوالہ سے جانچ پڑتال کر کے سچ اور جھوٹ کا پتہ چلاؤ۔

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ گروہ رضا خانی کے ملا وپیر خود ہی اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں برے برے الفاظ استعمال کرتے ہیں مگر صرف مسلمانوں کے خوف سے اپنے کو بچانے کے لئے علماء دیوبند کے سر تھوپ دیتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں میں مولوی حشمت علی لکھنوی رضا خانی کی وہ تقریر جو انہوں نے سنبھل میں کی ہے۔ اور جس کو رسالہ الفرقان سے نقل کرکے دیتا ہوں۔ مسلمانان کلکتہ اس کو پڑھیں اور ایمانداری کے ساتھ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ اللہ اور اس کے مقدس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین وتذلیل حنفی دیوبندی علماء حقانی کرتے ہیں یا گمراہ فرقہ رضا خانی کے مکار ملا اور جھوٹے پیر کرتے ہیں۔

بریلی کا نیا مذہب اور قبروں کی نئی دنیا

مخالفین اسلام کو ایک ضروری انتباہ!

ذیل کا مضمون جناب منشی محمد یٰسین صاحب اسرائیلی سنبھلی کی طرف سے بغرض اشاعت موصول ہوا ہے جو بجنسہ درج ذیل ہے۔ (مدیر)

بریلوی جماعت کے مشہور مبلغ اور مناظر مولوی حشمت علی صاحب کے نام نامی سے کم لوگ ناواقف ہونگے وہ یہاں سنبھل آئے اور عشرہ محرم میں آپ نے اپنی تقریروں سے مجالس شہادت کو رونق بخشی۔ (اللہ بہتر جزا دے) مگر ان تقریروں میں دو باتیں آپ نے بالکل نئی لیکن زور وشور کے ساتھ بیان کیں۔ ایک یہ کہ خدا حاضر وناظر نہیں ہے۔ اس کو حاضر وناظر کہنے اور سمجھنے والے گمراہ اور بیدین ہیں یہ صفت خدا کی نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ دوسرے یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی ازواج مطہرات (یعنی بیویاں) اور اولیاء کرام کی نیک بیویاں مرنے کے بعد انہیں کے ساتھ قبروں میں رہتی ہیں اور دنیا کی طرح وہاں بھی اُن کے درمیان ازدواجی تعلقات (یعنی میاں بیوی کے تعلقات) قائم رہتے ہیں اور توالد وتناسل کا سلسلہ بھی برابر جاری رہتا ہے۔ (گویا ان قبروں میں برابر بچے پیدا ہورہے ہیں) چونکہ یہ باتیں مولوی حشمت علی صاحب نے عام مجمعوں میں بیان کیں اور بار بار یہ بھی اعلان کیا کہ اس بارے میں اپنے پاس کافی دلائل رکھتا ہوں۔ (جس کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں عینی شاہد سنبھل میں موجود ہیں)۔ اس لئے یہ چیز دوسرے مخالف اسلام تک بھی پہنچ گئی اور اس کو انہوں نے اسلامی تعلیم سمجھ کر براہ راست مذہب مقدس پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ عام شاہراہوں اور بازاروں میں بھی اس کے چرچے ہونے لگے۔ یہاں تک کہ ایک نوجوان سماجی نے خود مجھ سے اس کے متعلق گفتگو کی اور طعنہ کے طور پر کہا کہ اسلام کو بڑا توحید کا دعوےٰ تھا مگر اب ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اسلام خدا کو حاضر ناظر بھی نہیں بتلاتا بلکہ وہ پیغمبر اسلام کو حاضر وناظر منواتا ہے جو عیسائیت سے بدتر ہے۔ کیونکہ مسیحی لوگ خدا کی صفات یسوع مسیح کو تو دیتے ہیں مگر خدا کو ان صفات سے خالی نہیں کرتے۔ اور اسی سماجی نے یہ بھی کہا کہ ..... قبروں میں بچوں کی گپ تو ہمارے سناتن دھرمی بھائیوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے، انہوں نے نہایت رکیک اور مضحکہ خیز انداز میں اسلام پر حملے کئے اور میں بڑی مشکل سے اس نوجوان کو اطمینان دلا سکا کہ یہ اسلامی تعلیم نہیں بلکہ مولوی حشمت علی کا ذاتی خیال ہے۔ لیکن چونکہ اب اس چیز نے بہت زیادہ شہرت حاصل کرلی ہے اور بظاہر یہ مرض متعدی ہوتا نظر آتا ہے اس لئے بذریعہ اخبارات میں یہ اعلان کرنے پر مجبور ہوں کہ مولوی حشمت علی صاحب کے یہ عقائد ہرگز اسلامی عقائد نہیں ہیں۔ قرآن وحدیث میں کہیں یہ تعلیم نہیں دی گئی۔ حیرت ہے کہ وہ ایسی لغویات کیوں بکتے ہیں۔

حسن البیان۔ بجواب سیرۃ النعمان مصنفہ مولانا شبلی نعمانی (مرحوم) قیمت ۸/ ملنے کا پتہ: منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

ترسم خدا کہ عارف و زاہد کے نگفت
در حیرتم کہ بادہ فروش از کجا شنید

اگر اس غلط پروپگنڈے کی تہ میں دشمنان اسلام کی کوئی خاص سازش نہیں ہے تو میرا ناقص خیال یہ ہے کہ مولوی حشمت علی صاحب شاید ...... کے مریض ہیں ان کو علاج کرانا چاہئے۔ گذشتہ دنوں میں رنگون میں فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں جو ایک فوجداری کا مقدمہ آپ پر چل گیا تھا۔ اس کے فیصلے میں فاضل جج نے لکھا تھا کہ اس شخص کا مذہبی تقشف حد جنون تک پہنچ گیا ہے۔ (دیکھو اخبار روزنامہ "شیر" رنگون)

میں تمام مخالفین اسلام سے اخیر میں پھر عرض کرتا ہوں کہ وہ مولوی حشمت علی صاحب کی ان باتوں کو ہرگز اسلامی تعلیم نہ سمجھیں اسلامی تعلیم وہ ہے جو قرآن وحدیث میں ہے اسی کے ساتھ میں مسلم انجمنوں اور مسلم اخبارات سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ میرے اس مضمون کو چھاپ کر اسلام کو ایک نئے فتنہ سے بچائیں۔ محمد یسین اسرائیلی از سنبھل۔"

(ماخوذ از رسالہ الفرقان بریلی، یوپی بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ ہجری)

آخری گذارش۔ اگر مذکورہ بالا خیرخواہانہ مضمون کے جواب میں جماعت رضا خانی کی طرف سے کوئی معقول تحریر پیش کی گئی تو خیر ورنہ اگر جہالت اور جھوٹ سے لبریز کوئی تحریر پیش کی جائے گی تو اس کے جواب دینے میں جواب جاہلاں باشد خموشی پر عمل کیا جائیگا۔ مسلمانوں کو چاہئے ایسے مکار مولوی اور میلاد خواں اور نقلی پیروں کے دھوکے سے بچتے رہیں جو کہ رینڈی اور چینا بادام کا تیل ملا کر عربی نام سے مشہور کرکے مسلمانوں کے ہاتھ زیادہ سے زیادہ قیمت پر بیچتے ہوں۔

المشتہر۔ حامی ملت ماحی شرک و بدعت قاطع سنت ضلالت و منافقت، خادم اسلام والمسلمین ملک عبدالعلیم جہان آبادی حنفی سنی قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ سہروردیہ، مجددیہ، برکتیہ، ابوالعلائیہ، قلندریہ،

صابریہ، نظامیہ، اشرفیہ، مقلدی تقلیدیہ"

اہلحدیث سارے اشتہار میں کسی مسئلہ یا عقیدہ کا تو ذکر نہیں ملا۔ البتہ اتنا ملا ہے کہ بریلوی صنف دیوبندی صنف پر غلط الزام لگاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں اس رونے میں جماعت اہل حدیث بھی شریک ہے کہ مخالفوں کی طرف سے ان پر ایسے الزام لگائے جاتے ہیں جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ (بوجہ نہ کرنے تقلید شخصی کے) ائمہ مجتہدین کی توہین کرتے ہیں، خود ان سے اعلیٰ بنتے ہیں، اولیاء اللہ کی (بوجہ نہ استمداد کرنے کے) ہتک کرتے ہیں، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (باوجود کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے) فقط اپنے بڑے بھائی جیسا جانتے ہیں، اہل بیت اور صحابہ کرام کو تو کچھ جانتے ہی نہیں!

قادیانی مشن

جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ ہمیشہ امن و امان سے ہوتا تھا۔ کیونکہ اس میں اسلام کے امور عامہ پر تقریریں ہوتی تھیں۔ مگر اس دفعہ پروگرام میں خلاف معمول مضامین مخصوصہ پر تقریریں بھی درج تھیں۔ مثلاً ختم نبوت وغیرہ۔ ہم جانتے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت بھی اسلام کے امور عامہ میں سے ہے۔ مگر چونکہ پنجاب میں فرقہ قادیانیہ ختم نبوت کا قائل نہیں اس لئے لازم تھا کہ تقریر میں اس فریق کا ذکر یا اشارہ ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات تھی جو آئی گئی ہوگئی خاص قابل ذکر بات جو ہوئی وہ یہ ہوئی ہے کہ امت قادیانیہ کے جلانے سے جلے ہوئے مسلمانوں نے آوازے کسنے شروع کر دئیے کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں چودہری ظفر اللہ خان احمدی کے ممبر ہونے کے خلاف جلسہ انجمن میں رزولیوشن پاس کیا جائے۔ لیکن کارکنان انجمن مذکور اپنے اصول کے ماتحت اس سے انکاری رہے۔ حاضرین جلسہ (مسلمانوں) کا جم غفیر اس پر مصر تھا۔ ۲۲۔ اپریل کو بعد دوپہر مغرب تک جلسے میں یہی شور محشر رہا! آخر کار وہی جماعت مولوی ظفر علی خان صاحب آف زمیندار کو لے آئی۔ اور سٹیج پر ان سے تقریر کرا کر اپنے حسب منشا ریزولیوشن پاس کرا لیا۔ کیا یہ ریزولیوشن انجمن کا ہوگا یا پبلک کا۔ اس کا فیصلہ انجمن کی روئداد کرے گی۔ یہ تو ہے ایک واقعہ جس پر ہم کو تین طرح سے افسوس ہے۔

(۱) ایک یہ کہ انجمن حمایت اسلام نے اس دفعہ بیرون پنجاب سے بڑے بڑے معززین کو بلایا تھا۔ ان کے سامنے ایسی بدمزگی موجب دل شکنی اور بے رعبی بلکہ بدنامی کا موجب ہوگی۔

(۲) اس ہڑبونگ میں لازم ہے کہ چندہ میں بھی کمی ہوئی ہو۔

(۳) تیسری بڑی بھاری وجہ (افسوس) کی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی ایک پیشگوئی غلط ہوگئی۔ جس کے الفاظ مع تشریح یہ ہیں:-

لا نبقی لک من المخزیات شیئاً

(الوصیت)

(خدا فرماتا ہے۔ اے مرزا) تیری برائی اور مذمت کرنے والی چیزیں ہم اس طرح محو کر دینگے کہ ان میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔

ہم حیران ہیں کہ چودہری ظفر اللہ خان اس اعلےٰ عہدے پر پہنچے ہیں جس کی بابت ان کے حامی کہتے ہیں کہ وہ اپنی لیاقت سے اس عہدہ کے مستحق ہیں۔ مگر مسلمان ان کو اس عہدے پر دیکھنا نہیں چاہتے۔ کیوں؟

(۵۱۵)

ahmadimuslim.de

محض اس لئے کہ وہ مرزا صاحب کے راسخ مرید ہیں۔ بالفاظ دیگر مرزا صاحب کی تحریات یہاں تک متعدی ہیں کہ ان سے گذر کر چوہدری ظفر اللہ خان تک بھی پہنچ رہی ہیں۔ ایک شے کیا یہاں تو بہت سی اشیاء ہیں جن کا اثر موجود ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کو دنیا چھوڑے ہوئے ستائیس سال ہونے کو ہیں مگر یہ پیشگوئی ہنوز معلق ہے۔ جس طرح آسمانی منکوحہ کے نکاح والی پیشگوئی ہنوز انتظاری کمرے میں ہے جس کی یاد میں مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے چلے گئے ؎

وصالِ یار میسر ہو کس طرح ضامن!
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

بہرحال قومی حیثیت سے یہ واقعہ موجب افسوس ہے۔ لیکن ؎

اب پچھتاوے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

کیا مرزائی عیسائی ہیں؟
ایک مخفی راز کا انکشاف

رسالہ "المائدہ" (مسیحی) نے ایک راز کا انکشاف کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام مرزائیت کو "مسیحیت"، اس کے اماموں کو "پادری" اور پیرووں کو "عیسائی" اور تمام احمدیہ جماعت (لاہوری و قادیانی دونوں فریقوں) کو "مسیحی امت" کہتے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی۔ مگر مرزاجی کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے مگر در اصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مُردہ سا ہو گئے تھے۔ یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔ صرف "سا" کی کسر رہ گئی۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا سہل ہو گیا کہ "حضرت مسیح مصلوب ہو گئے"۔ اور اسی پر تمام مسیحی دین کا دار و مدار ہے کیونکہ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ "اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بیفائدہ ہے"۔ ہم کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے "پنجابی نبی" خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے عیسائیت کا نام و نشان مٹ جائیگا۔"

(المائدہ۔ لاہور ص۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

اہلحدیث ۱۹۔ اپریل کے اہلحدیث میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کیلئے بجائے پادری کے پنڈت کا ثبوت دیا۔ تو "المائدہ" کے اڈیٹر صاحب نے ایک خط کے ذریعہ ہم پر اظہار خفگی فرمایا۔ اور لکھا ہے کہ:۔

"ہم ہیں اصلی عیسیٰ مسیح کے ماننے والے اصلی مسیحی۔ اور "فضلی" اور "پنجابی" ہیں نقلی و جعلی "مسیح موعود" کے پیرو یعنی نقلی و فرضی مسیحی۔ ہم اپنے اماموں کو پادری کہتے ہیں۔ اس لئے ہماری مناسبت سے انہیں بھی "پادری" کہنا اور "پادری" کہلانا ضروری ہے۔ خدا جانے آپ کو مسیحیوں سے کیا ضد ہے کہ ان کے اماموں کو پنڈت بنا کر آریہ دھرم پر احسان کرنا چاہتے ہیں۔"

(ایم۔ کے۔ خان مدیر المائدہ لاہور)

اہلحدیث جناب من! ہم کون ہیں کہ دو قریبیوں میں جدائی ڈالیں۔ مگر آپ کو معلوم بھی ہے کہ مرزائی مسیحیوں سے کیا رشتہ گانٹھتے ہیں۔ وہ رشتہ بہت قابل لحاظ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "محمدی بیگم" جس سے مرزا صاحب کا آسمان پر نکاح ہوا تھا اس سے مراد عیسائی قوم ہے جو مرزا صاحب کے دلائل قاہرہ کے سامنے مغلوب ہو کر محمدی مذہب (اسلام) میں داخل ہو کر محمدی بیگم بن چکی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد احمدی کے مضمون سے ایک فقرہ درج ذیل ہے:۔

ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں۔

(اخبار پیغام صلح ۲۰۔ جولائی ۱۹۳۴ء)

ہم تو اس رشتے سے خوش ہیں اور اسی خوشی میں فریقین کو خصوصاً دلہن والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں

عیسائیو! مرزا کی دامادی کی نسبت کیا کہتے ہو؟

مرزاجی کا کھیت پھل رہا ہے

دنیا میں ہر شخص جو بیج بوئے برا ہو یا بھلا اس کا ثمرہ اسے ضرور ملتا ہے۔ مرزاجی قادیانی نے دنیا میں آکر سب سے بڑی اسلامی خدمت یہ کی کہ اسلامی گلزار میں دھتورے کا بیج کثرت سے بویا۔ یعنی جھوٹی نبوت کے زینہ کا دروازہ کھول گئے چنانچہ لکھتے ہیں:

یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائیگا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔

(ضرورت الامام ص۵)

آج اس بیج کے پودے جا بجا ظاہر ہو رہے ہیں اگر قادیان میں کابلی صاحب مدعی ہیں تو ابراہیم نامی ضلع بلگام میں دعوی دار ہے۔ گنا چور میں مرزاجی کی نبوت کا ظہور ہے تو ایک طرف چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی میں مولوی فضل صاحب نبوت کے مدارج طے کر رہا ہے۔ مردست ہمارے سامنے فضل صاحب کے نوشتہ رسائل پیغام حق ص$\frac{۵۵}{۱۱}$ و ۸ ہیں۔ اس کا دعوے ہے کہ خدا نے اس غریب بندہ (فضل) کو مکالمہ کا شرف بخشا ہے۔ (پیغام ص۳ نمبر۸)

اس میں ہمارے قول کی تائید بھی ہے کہ اس خراب بیج کو بونے والے مرزا صاحب آنجہانی تھے۔ چنانچہ فضل صاحب نے مرزاجی کی الہامی عبارت نقل کی ہے۔

تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور ہر ایک

ahmadimuslim.de

طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ (ص۵ ۔ ۳۳)

مدعی مذکور مرزا صاحب آنجہانی کی طرح قرآنی آیات میں بھی تصرف کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

ولقد آتینا داؤد منا فضلا۔

ہم نے اپنے ازلی علم میں اپنی طرف سے داؤد ثانی مہدی قادیانی کو اس کی باقی عمروں کے خزانے جمع رکھنے کے لئے ایک بڑھی ہوئی اونچی شاخ مسمی فضل عطا کرنا مقدر کر رکھا تھا۔ (پیغام حق ص۵ ۔ ۳۳)

آج سے قبل قرآن کے ترجمے سب غلط ہیں

مدعی مذکور کا دعوےٰ ہے کہ خدا تعالیٰ میری طرف الہام کرتا ہے۔

ہم تجھ کو لوگوں کا معلم بنا کر لائے ہیں تیرہ سو سال میں جو ترجمے لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں۔ ان میں سے کوئی بھی قابل اعتبار نہیں۔ یہی حال تفسیر بیان القرآن مولفہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی ہے۔ اور ہماری قادیانی جماعت احمدیہ کے ترجمان القرآن انگریزی زیر طبع کے بارہ میں خدا کا حکم یہ ہے۔ خدا نے فرمایا وہ خدا کی کتاب کو بگاڑ کر لوگوں کے آگے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو حکم نہیں تھا کہ تفاسیر لکھیں۔ (ص۷ ۔ ۱۱)

آخر میں مدعی مذکور نے خدا سے الہام پا کر لکھا ہے۔

انجمن احمدیہ کے ممبر ہوشیار ہو جائیں۔ (ص۸ ۔ نمبر مذکور)

ع بھاگ بھاگے آئے ہیں خدا خیر کرے۔

(عبداللہ ثانی امرتسری)

الہامات مرزا مصنفہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مرزا صاحب کے مشہور الہاموں کی تردید قیمت ۹؍ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

حدوث مادہ و ارواح

(از قلم پنڈت آتمانندجی)

اس مضمون کی دو قسطیں "اہلحدیث" کے دو پرچوں (۱۹/۲۶ اپریل) میں درج ہو چکی ہیں آج تیسری قسط ملاحظہ ہو۔ (مدیر)

نیز مروجہ ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۲ دفعہ ۵۰ صفحہ ۵۵۲ پر لکھا ہے:۔

"جب تمسعو (رکمالیت کو پہنچا ہوا) جیو گہری نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ تب اس کو کچھ بھی ادراک (علم) نہیں رہتا۔ جب جیو دکھ پاتا ہے تب اس کا علم بھی کم ہو جاتا ہے۔"

نرکت میں بھی جو کہ ویدوں کی معتبر ترین تفسیر ہے لکھا ہے:۔

"पुरुष विद्यानित्यत्वात कर्म सम्पत्ति मन्त्रो वेदे"

ترجمہ۔ جیو کا علم انتیہ۔ حادث ہونے سے وید میں کرموں کا سمپادن بیان کیا گیا ہے۔

ان سب حوالجات سے بھی ثابت ہے کہ روح کی صفت علم بھی حادث ہے۔ لہٰذا حادث صفات کا موصوف جیو یعنی روح بھی حادث ہے۔

مزید خواہشمند میری تصنیف "ویدارتھ پرکاش" عرف "ویدک تہذیب" مطالعہ فرماویں۔ جس میں حدوث مادہ و ارواح اور رد تناسخ کے ابواب بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے اکثر حوالے ایسے ہیں جو برسوں کی محنت شاقہ اور ہزاروں روپے خرچ کرنے سے بھی نہیں مل سکتے تھے۔ میرا دعویٰ ہے کہ ویدوں اور ویدک دھرم کی تردید میں ایسی کتاب ویدوں کی پیدائش کے زمانہ سے لے کر آج تک کبھی شائع نہیں ہوئی۔ جس کی ایک ایک سطر قیمت سے بدرجہا زیادہ قیمتی ہے۔ جس کی تصدیق ناظرین خود کر سکیں گے۔ ناپسند آنے پر قیمت واپس۔

اب جبکہ روح اور مادہ حادث ثابت ہو گئے تو مسئلہ تناسخ بھی رد ہو گیا۔ کیونکہ جو سب سے اولین کائنات پیدا ہوئی جیسا کہ سوامی دیانندجی کی تحریر مندرجہ اصلی ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ بنارس ۱۸۷۵ء سملاس ۹ صفحہ ۲۷۲ سے ثابت ہے جس کا حوالہ نمبر (۱) میں دیا جا چکا ہے۔ اور جس سے کائنات کے پرواہ روپ سے قدیم ہونے کی بھی تردید ویدانت درشن اور سوامی دیانندجی کی قلم سے ثابت ہے اس کائنات اولین میں جو اجسام روحوں کو دیئے گئے وہ کن اعمال سابقہ کا ثمرہ تھے؟ کسی کے بھی نہیں۔ بعض آریہ سماجی نیستی سے ہستی میں آنے کی مثال طلب کیا کرتے ہیں۔ مثالیں بھی ہم ایسی ناقابل تردید پیش کرتے ہیں جو درشنوں میں دی گئی ہیں۔ مثلاً ویشیشک درشن ادھیائے ۲-۲-۳۲ میں لکھا ہے کہ

"लिङ्गाच्चानित्यः शब्दः"

ترجمہ (آریہ سماجی پنڈت آریہ منی جی) اور اتپتی (پیدائش) روپ لنگ (نشان) سے شبد (آواز) انتیہ (حادث) ہے:

اسی طرح نیائے درشن ۲-۲-۱۴ میں بھی آواز کو حادث لکھا ہے اور ویدانت درشن میں بھی آواز اور آواز کے موصوف آکاش دونو کو ہی حادث لکھا ہے اور نیائے درشن ۲-۲-۴۲ میں کرم یعنی فعل کو بھی انتیہ یعنی حادث لکھا ہے۔

"न कर्मानित्यत्वात्"

ترجمہ (سوامی درشنانند) کرم (فعل) ابھی سپرش رہت (بلالمس) ہے کنتو اتپتی (پیدائش) دھرم والا ہونے سے انتیہ (حادث) ہے:

اسی طرح سانکھیہ درشن ۵-۱۱۶ نیز نیائے درشن ۱-۱-۱۵ میں روح کے گیان یعنی بدھی یا علم کو بھی صاف طور پر انتیہ یعنی حادث لکھا ہے۔ پس حادث یعنی پیدا شدہ ہونے کی وجہ سے اور غیر مادی ہونے کے باعث ان

یادگار حسین رض سے سبق

(بتقریب عشرہ محرم ۱۳۵۴ھ)

(از قلم ملک عبد الغنی صاحب سوہدروی حال علی گڑھ)

ہندوستان میں شیعی حضرات کو یادگار حسین بصورت تعزیہ قائم کئے ہوئے صدیاں گذر گئیں۔ ان کا دعوے ہے کہ شہید کربلا کی بایں طور یادگار مسلمانوں میں جذبۂ حق پرستی پیدا کرنے کا سبب ہے؛ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ

"ہندوستان میں اسلام کی روح زندہ ہے تو محرم میں تعزیہ کے دم سے۔ ورنہ اس کفرزار سے اب تک اسلام کبھی کا مٹ گیا ہوتا"

اس وقت نفس شہادت (حسین) اور اس کے کیف وکم سے بحث نہیں۔ نہ اس سے غرض کہ تعزیہ پرستی شرک جلی ہے یا اصلی توحید۔ بلکہ نظر اس پر ہے کہ "یادگار حسین بصورت تعزیہ" قائم رہنے سے اسلام فائدے میں ہے یا سراسر نقصان میں؟

جناب حسین رض نے اس خیال سے اقدام مبارزت کیا کہ ان کے نزدیک یزید مسند خلافت پر تمکین کا اہل نہ تھا۔ بلکہ اس مسند (خلافت) کو اپنے فسق وفجور سے ملوث کر رہا تھا۔ حضرت کے خیال میں یزید کے لشکری بھی "علی دین ملوکھم" تھے۔ جس سے اندیشہ تھا کہ یہ سب آپ کے نانا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ۲۳ برس کی محنت نبوت کو برباد کر دیں گے۔ ان مارتین کے قلع وقمع کے لئے جناب حسین نے مدینۃ الرسول کو چھوڑنا قبول کر لیا۔ اور وہ کس مپرسی کے عالم میں کہ امت نبی (علیہ السلام) میں کا ایک فرد بھی آپ کے ہمراہ نہ تھا۔ اس وقت اپنے ہی خدام اور بچے آپ کے لشکری تھے۔ وہ بھی ۷۲ نفوس سے جن کی تعداد نہ بڑھ سکی۔ آپ مدینہ سے چل کر مکہ معظمہ پہنچے یہاں غرۂ ذی الحج کا طلوع ہو چکا تھا جس کی وجہ سے آپ کو احکام مناسک ادا کئے بغیر حرم بیت اللہ کو چھوڑنا نہ چاہئے تھا۔ مگر وہ یزید اور اس کی افواج کے کفر وفسق سے اس قدر پریشان تھے کہ حج کئے بغیر ۸ ویں ذی الحج ہی کو مکہ سے کوچ فرما دیا۔ غرض کوفہ کی طرف جا رہے تھے کہ "حُر نامدار" آپ کو گھیر کر کربلا میں لے گئے۔ بعض نیک طینت جیسا کہ عمر بن سعد یعنی سپہ سالار افواج یزید جو جنگ چھڑنے سے پہلے امام کی رعایت کرنا چاہتے تھے) مگر حضرت نے ولولۂ جہاد اور امتیاز کفر ودین ثابت کرنے کے لئے سب کو ٹھکرا دیا۔

ہنگامہ پیکار گرم ہوا اور ہنگامہ ہی کاہے کا تھا۔ ایک طرف لشکر مواج، دوسری طرف ایک سو کے قریب آدمی عشرہ محرم کی صبح سے لیکر ظہر تک کل لشکری اور تمام فاطمی مرد خورد وکلاں (بجز سجاد اکبر) کام آگئے۔ گویا جناب حسین نے ثابت کر دکھایا کہ کفر وفسق کے مقابلہ میں اگر انسان یوں بے سروسامان اور بے یار ومددگار بھی ہو تب بھی اس کو استقلال اور پامردی دکھانا چاہئے۔ اگرچہ اس کو اپنی جان کے جانے کا قطعی یقین کیوں نہ ہو۔ یہ تو امام عالی مقام جناب حسین رضی اللہ عنہ نے کر دکھایا۔ اب ان کی یادگار بصورت تعزیہ قائم رکھنے والوں کا اسوہ دیکھئے۔ ان کا دعوے ہے کہ ہم اس صنعت سے یادگار حسین تازہ کرتے ہیں۔ جس سے ایک طرف مسلمانوں میں جذبۂ حق پرستی پیدا ہوتا ہے۔ تو دوسری طرف کفار کے دل اس کر وفر کو دیکھ کر لرز جاتے ہیں؛ ولیکن افسوس کہ دعویٰ کی یہ دلیل ابھی ایک اور دلیل کی محتاج ہے۔ کیونکہ صدیاں گذر گئیں اور تعزیہ پرستی سے ایک بھی ایسا جانباز پیدا نہ ہوا۔ جس نے جذبۂ حق پرستی کا کوئی ایسا مظاہرہ کیا ہو یا جس سے اسوۂ حسین کی یاد حقیقی طور پر تازہ ہو گئی ہو اور ایسا ہونا ممکن بھی کیسے تھا۔ امام نے مخالفین دین کے دل وجگر میں نوک سنان پیوست کرنے کا ارادہ کر لیا۔ یہاں تعزیہ پرست اپنے آپ ہی سینہ کوبی سے نیم جاں ہوتے جاتے ہیں۔ امام نے نعرۂ حق بلند کیا۔ یہ مرثیے پڑھ پڑھ کر خود روتے ہیں اور دوسروں کو رلانے کی سعی ناکام کرتے ہیں۔ حضرت نے فساق کو خون میں ڈبونے کا عزم کیا۔ یہ "خونی ماتم" سے اپنے آپ کو لہو میں شرابور کئے لیتے ہیں۔ بھلا ایسے اعمال کو جذبۂ جہاد سے کوئی سروکار ہو سکتا ہے؟

کل کی بات ہے کہ امام ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) نے ارض پاک حجاز کو قبوں کی شنیعت سے پاک کیا تو ہندوستان کے صدیوں سے ولولۂ جہاد میں مخمور تعزیہ پرستوں نے اودھ میں "تحریک جنت البقیع" قائم کی۔ جس کے رضاکاروں میں تعلقہ داران اودھ اور بیرسٹر ایٹ لا تک شامل ہوئے۔ مقصد یہ تھا کہ حجاز جا کر ابن سعود سے قبہ شکنی کا انتقام لیں۔ اور نئے سرے سے اپنے معابد کے قبے بنوا دیں۔ مگر کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ صدیوں کا جذبۂ تعزیہ پرستی براہ راست حجاز لے جانے کی بجائے انہیں صوبہ کے گورنر (سر میلکم ہیلی) کی دہلیز پر لے پہنچا۔ جن کی حضور میں ایک لمبا چوڑا محضر نامہ پیش کرکے درخواست کی کہ۔ "حکومت حجاز مذکورہ بالا مقامات مقدسہ کی تعمیر کرکے اُن کو سابقہ حالت پر لے آئے۔ اگر کسی وجہ سے وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہو تو ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ مہربانی[1] کرکے ان کی تعمیر ومرمت کی ہمیں اجازت دیدے[2]"

(فیوو ریہ ایڈریس ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء کو پیش کیا گیا)

ان سے تو کانگرس کی تحریک اچھی رہی کہ گورنمنٹ کی مخالفت پر تل کر سول نافرمانی شروع کر دی اور نصف لاکھ ہندی جیل میں چلے گئے۔ حالانکہ کانگرس کی تحریک کو نصف صدی سے زائد نہیں گذری چہ جائیکہ تعزیہ جب کو ایک ہزار سال ہونے کو آئے اور اب آکر ابن سعود نے جنت البقیع میں بضعۃ الرسول جناب سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تک کی قبر سے قبہ گروا دیا۔ اور شیعان حسین سے بجز الحاح وزاری کے کچھ بن آیا؟ پس معلوم ہوا کہ تعزیہ پرستی سے ولولۂ جہاد نہیں بلکہ جبن ونامردی کا

[1] لفظ مہربانی واللہ قابل داد ہے۔ [2] منقول از اہلحدیث امرتسر بابت ۱۸ مارچ ۱۹۳۲ء (منہ)

*مضمون ہذا نظر سے اوجھل ہو جانے کی وجہ سے بر وقت درج نہیں ہو سکا۔ (مدیر)

برہان التفاسیر

(۴۸)

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ
سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا
وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اِذْ
قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَوَصّٰى بِهَآ
اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اَمْ كُنْتُمْ
شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ
اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ
بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ
اٰبَآئِكَ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ
مُسْلِمُوْنَ ○ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا
تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالُوْا
كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○
قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

بتلاؤ تو ایسے بھلے آدمی ابراہیم کی راہ سے سوا احمقوں کے کون رُو گردان ہوگا جبکہ ہم نے اُس کو تمام لوگوں پر دنیا میں پسند کیا ہے اور آخرت میں بھی وہ نیک بندوں کی جماعت میں سے ہوگا۔ اگر اُس کی بزرگی میں شک ہو تو یاد کرو جب خدا نے اُسے کہا تھا کہ ہمیشہ میری ہی تابعداری میں رہیو وہ فوراً بولا کہ حضور! میں اللہ رب العلمین کا مدت سے تابعدار ہو چکا ہوں مرنا ممکن ہے کہ اب اس دروازہ سے ہٹوں پھر وہ ایسا ہی رہا اور ابراہیم نے اور اُس کی تاثیر صحبت سے اُس کے پوتے یعقوب نے اپنے بیٹوں سے وصیت کی کہ اے میرے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے بھی توحید کا دین پسند کیا ہے پس تم مرتے دم تک اسی پر رہیو بلکہ اس امر کے ترک میں تم بھی گمراہ ہو۔ یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں سے بطور نصیحت اور آزمایش کہا تھا کہ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے۔ جس سے اُس کی غرض یہ تھی کہ اُن کے منہ سے نکلواؤں کہ ہم صرف خدا کی عبادت کریں گے چنانچہ انہوں نے بھی اُس کے منشاء کے مطابق ہی کہا کہ ہم اکیلے خدا کی عبادت کریں گے جو تیرا اور تیرے باپ دادا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق کا خدا ہے اور ہم تو اب بھی اُسی کے فرماں بردار ہیں یہ ایک جماعت کیسی بابرکت تھی جو اپنے وقت میں گذر گئی صرف زبانی جمع خرچ کرنے والوں کا ان سے کیا علاقہ اُن کی کمائی اُن کو نصیب ہوگی تمہاری کمائی تم کو ہے۔ تمہیں اُن کے کئے سے سوال نہ ہوگا۔ نہ اُن کو تمہارے کئے کی پوچھ۔ تم اُن سے علیحدہ وے تم سے جدا۔ تعجب ہے کہ باوجود زبانی جمع خرچ کے یہ لوگ اپنے ہی کو ہدایت پر جانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہماری طرح یہودی یا عیسائی[1] ہو جاؤ اس سے ہدایت یاب ہو جاؤ گے گویا اُن کے نزدیک سوائے یہودیت کے کوئی طریق درست نہیں تو کہہ دے کہ تمہارے تعلیمات تو ہم ہرگز نہ لیں گے اور نہ اُن پر عمل کریں گے بلکہ ہم تو حضرت ابراہیم یک رخہ کے پیچھے چلیں گے اور اُسی کی راہ ہم نے پکڑ رکھی ہے جو تمام نفسانی خواہشوں سے پاک وصاف ہوکر خدا کا بندہ ہو گیا تھا اور وہ مشرک نہ تھا۔ جیسے کہ تم ہو۔ پس ہم تمہارے پیچھے چل کر مشرک بننا نہیں چاہتے۔ تمہارے ایسا کہنے سے اگر لوگوں میں یہ مشہور کریں کہ مسلمان توریت انجیل کو خدا کا کلام نہیں مانتے تو تم بلند آواز سے کہہ دو کہ یہ الزام ہم پر غلط ہے سب سے پہلے ہم خدا واحد کو مانتے ہیں اور اُس کتاب کو مانتے ہیں جو ہماری طرف اُتری اور اُس کو بھی مانتے ہیں جو حضرت ابراہیم اور اُس کے بڑے بیٹے اسمٰعیل اور چھوٹے بیٹے اسحاق اور اُس کے پوتے یعقوب اسرائیل اور اُس کی اولاد علیہم السلام کی طرف اُتاری گئی۔ (باقی)

[1] (وقالوا کونوا ھودا) یہود مدینہ اور نصاریٰ نجران دونوں مسلمانوں سے آکر جھگڑنے لگے۔ اور ہر ایک اپنے مذہب کی طرف بلاتا تھا۔ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲ منہ

[2] (ام کنتم شھداء) یہودیوں نے کہا کہ حضرت یعقوب نے فوت ہوتے وقت اپنے بیٹوں کو یہودیت کے قائم رکھنے کی وصیت کی ہوئی ہے آپ ہم کو یہودیت سے کیوں ہٹاتے ہیں؟ اُن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ۱۲ منہ

جوابات نصاریٰ ... (۸۱۹) جواب ... (زیر)

اکمل البیان در تنزیہ تقویۃ الایمان

(۱۰۱)

گذشتہ پرچہ میں مولوی محمد نقی علی خان صاحب والد مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کی عبارات ان کی تصنیف جواہر البیان سے نقل ہوئی ہیں جن سے توحید خالص کا ثبوت ہوتا ہے۔ آج بھی انہی کا اسی کتاب سے حوالہ نقل ہے۔ (مدیر)

ایضاً ص۱۴۳ میں لکھتے ہیں:

"آخر اس دربار کے سوا دوسرا ٹھکانا بھی تو نہیں نہ عالم میں کوئی بات سننے والا نہ فریاد کو پہنچنے والا اور سنے بھی تو کیا حاصل اپنی درد کی دوا اور محتاجی کا علاج تو یہاں کے سوا کہیں نہیں ناچار جس بادشاہ کی نافرمانی میں عمر کاٹی آنکھیں بند کئے گردن جھکائے اس کی رحمت وکرم کی امید رکھتے اور غضب وعتاب سے لرزتے کانپتے اسی کی طرف دست تمنا بلند کر کے پکارتے ہیں۔"

ایضاً ص۱۰ میں لکھتے ہیں:

"پس باعتقاد اس کے کہ موافق جہل وعلا کے کوئی قادر مطلق ومالک عالم معطی ومانع وضار ونافع نہیں اور اگر بفرض محال تمام اولین وآخرین جن وانس ارواح وملائکہ چھوٹے اور بڑے تمام عالم ایک ذرہ کو اس کی جگہ سے حرکت دینے پر اکٹھے ہو جائیں اور بیک بار اس پر زور آزمائی کریں اور اسی کیفیت سے لاکھ برس گذر جائیں اور ان کی قوتیں یوماً فیوماً ترقی پر ہوں یہاں تک کہ ہر ایک ان میں سے ہفت طبق زمین ایک ہاتھ پر اٹھالے مگر ارادۂ الٰہی اس ذرہ کا ترک نہ چاہے ہرگز ہرگز ممکن نہیں کہ اسے جنبش دے سکیں۔ مخلوق کے علم وقدرت وسمع بصر کو اس کی صفات کاملہ سے کوئی نسبت۔ اگر سرمۂ توحید لگا کر دیکھئے تو بالکل سنسان لق ودق بیابان ہو کا عالم یعنی جو ہے اور جو گے سوا سب ہی نہیں ہیں۔"

پس مقام توحید اور رد شرک کے مقابلہ میں بتائید تقویۃ الایمان یہ بین دلیل مولوی نعیم الدین کے عاجز ہونے اور عام لوگوں کو فریب میں لا کر گمراہ کرنے کی ہے۔ فماذا بعد الحق الا الضلال۔

اس کے بعد مولوی نعیم الدین لکھتے ہیں:

قولہ ص۱۳۶ تا ۱۳۸ "اب چند احادیث بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حدیث ۱۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں۔ رواہ البخاری عن عقبہ بن عامر۔ پوچھو تقویۃ الایمان والے سے کچھ ہوئی خبر حضور کس کس چیز کے مالک ومختار ہیں۔

حدیث ۲۔ بخاری ومسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا اور رعب سے میری نصرت فرمائی گئی اور میں نے بحالت خواب دیکھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔ مشکوٰۃ ص۵۱۲۔ یہ ہے حضور کا تصرف واختیار اور اس سے ظاہر ہے اسمٰعیل کے اس قول ناپاک کا بطلان کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اسی سے تقویۃ الایمان کے اس قول کا بطلان ثابت ہوا جو صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے کہ کوئی اس کا خزانچی نہیں۔ نادان خزانچی کیسا خزانے ان کو عطا فرمادیئے گئے۔ آنکھ ہو تو دیکھ۔

حدیث ۳۔ مسلم شریف میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھے دونوں خزانے سرخ وسفید عطا فرما دیئے گئے۔ مشکوٰۃ ص۵۱۲۔ یہی نہیں کہ صرف دنیا ہی کے خزانوں کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مالک بنایا گیا آخرت کے خزانوں کی کنجیاں بھی حضور کو عطا فرمادی گئیں۔

حدیث ۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کرامت اور مفاتیح کنجیاں اس روز میرے دست اقدس میں ہونگی۔ مشکوٰۃ ص۵۱۴۔ کچھ دیکھا دنیا وآخرت کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں ہیں۔

حدیث ۵۔ حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میں چاہتا تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کرتے۔ مشکوٰۃ ص۵۲۱۔ یہ ہے تصرف واختیار، یہ ہے حکومت واقتدار جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا۔ جن سے نہ دیکھا جائے وہ اپنی آنکھیں پھوڑیں سروں پر خاک ڈالیں۔ حدیث ۶۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں جنت کے دروازہ پر آ کر دروازہ کھلواؤں گا، خازن دریافت کریگا آپ کون ہیں میں جواب دوں گا محمد، وہ عرض کریگا آپ ہی کے سبب سے مجھے حکم دیا گیا کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔ مشکوٰۃ ص۵۱۱۔

حدیث ۷۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں بروز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں گا فخراً نہیں کہتا میرے ہی دست مبارک میں لواء حمد ہوگا فخراً نہیں کہتا اس دن آدم اور ان کے ماسوا ہر نبی میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوگا۔ مشکوٰۃ ص۵۱۳۔"

اقول۔ پہلی حدیث صحیح بخاری بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی جس کا اول آخر مولوی نعیم الدین نے خیانتہً بطور فریب دہی چھوڑ کر نقل کیا پوری حدیث بغرض اظہار خیانت ناظرین کی خدمت میں حسب ذیل ہے۔

عن عقبہ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ خرج یوماً فصلّی علی اہل احد صلوٰۃ علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرطکم وانا شہید علیکم وانی واللہ لانظر الی حوضی الآن وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض وانی واللہ ما اخاف بعدی ان تشرکوا ولکن اخاف ان تنافسوا فیہا۔ (صحیح بخاری پارہ ۱۴ ص۳۴۲ باب علامات النبوۃ ومسلم ج ۲ ص۲۵۰)

(ترجمہ آئندہ اشاعت میں درج ہوگا)

مشکوٰۃ شریف۔ عربی۔ اردو۔ کل حدیثیں منقول اور مترجم (۵۲۰) کل صفحے۔ قیمت ؏ (دفتر اہلحدیث)

خطاب با اسلام

(از احمد حسین صاحب تاجر آہن نظام آباد دکن)

پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا

اے میرے پیارے اسلام! سبحان اللہ، تیرا نام ہی سراپا سلامتی کا منبع، ہدایت کا شمع، محاسن کا مخزن، مکارم کا خرمن، نیکیوں کا سرچشمہ، خوبیوں کا گنجینہ، توحید کی کان، اخلاق کی جان ہے۔

(۲) تیری ضیا افگن شعاعوں نے، تاریک دماغوں کو روشن، اور ناموزونوں کو موزوں کیا۔

(۳) تیری بدولت آدم خاکی کامل انسان کہلانے کا مستحق ہوا۔

(۴) اے میرے اسرار خداوندی کے مفسر، اظہار احقائق کے ماہر، خلائق کو رجز و رجس سے پاک کرنے والے طائر، جب ہم تیرے ایام آفرینش پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ تیری نشو و نما اُس خطرناک زمانے اور سنگلاخ زمین پر واقع ہوئی ہے کہ جہاں کے باشندے شراب خوری، زناکاری، جؤا بازی، لوٹ مار، غارتگری، میں بنیظر اور جدال و قتال میں یکتائے زمانہ تھے۔ معصوم لڑکیوں کے گلو نازک پر خنجر کا پھیرنا اور معمولی ناشائستہ شرو طاپر قبائل کا خون بہانا اُن کے شب و روز کا مشغلہ تھا، ہبل، صفا، عزیٰ، نائلہ، ان کے معبود تھے۔ چنانچہ جنکے حق میں حالیؔ صاحب نے کیا خوب کہا ہے۔

قبیلے قبیلے کا بُت اک جدا تھا
کسی کا ہُبل تھا، کسی کا صفا تھا
یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا

(۵) خیر ایسی ناگفتہ بہ حالت ایک قطعۂ عرب کی ہی نہ تھی بلکہ کم و بیش سارا جہاں بُت پرستیوں، بدافعلیوں و اشرار کا خاصہ دنگل بن چکا تھا۔ صحائف سابقہ نفس پرستوں اور خود غرضوں کے دست تصرف سے عبث بن چکے تھے۔ ہر گروہ نفسانیت کا پیرو، اور خواہشات کا تابع ہوگیا تھا۔ چنانچہ عیسائی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو، یہود حضرت عزیر علیہم السلام کو خدا کا بیٹا مانتے تھے۔ ہنود اوتاروں کی نسبت پرمیشور (خدا) ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے۔ غرضکہ دنیا کا حال جیسا کچھ پرفتن اور حیا سوز ہوگیا تھا وہ اہل علم حضرات سے مخفی نہیں

(۶) لیکن تیرے پودے کا ایسے نازک موقع اور تیرہ و تار دوران میں جبکہ بنی آدم کی بدافعالیاں و سرکشیاں حد سے گذر گئیں ہوں پروان چڑھنا بھی خالی از صداقت نہیں۔

(۷) تاہم اس کو دنیا جانتی ہے کہ جب تو نے سطح زمین سے سر اٹھایا تو ہزاروں بادِ سموم کے جھکولے سینکڑوں جڑسے پیڑوں کو اکھیڑنے والی آندھیاں بپا ہوئیں۔ لیکن نہ تیرا ایک پتہ پژمردہ ہوا۔ نہ تیری ایک شاخ ہی شکست ہونے پائی۔ بلکہ جوں جوں تیرے نیست و نابود کرنے کی تدابیر عمل میں لائی گئیں توں توں تو پودے سے تناور نخلِ باثمر ہوتا گیا۔ جو عدو تیرے قطع برید کا بیڑا اُٹھائے تیشے و تیر سے مسلح ہوئے آتا، وہ تیشے و تیر کو پھینک تیرے ثمر شیریں سے شکم سیر ہو کر تیرے سائے میں پناہ گزیں ہوجاتا۔ اور تیری آب یاری کو باعثِ افتخار اور راہ نجات کا ذریعہ سمجھتا۔ وہ اس کی اگلی جہالت، شرارت، عداوت نسیاً منسیاً ہوجاتی۔

(۸) مضیٰ ما مضیٰ لیکن اب بھی ہزاروں نفوس، سینکڑوں اقوام الحمد للہ تیرے سائے میں بہ شوق پناہ گزیں ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہوں تیرا ظلِ ظلیل ظل اللہ ہے۔ بقول اقبالؔ

قافلہ ہو نہ سکیگا کبھی ویراں تیرا
غیر بانگِ درا کچھ نہیں ساماں تیرا

(۹) اب بھی ہم ببانگ دہل یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آج دنیا میں اشد سے اشد تر مخالف بھی خواہ وہ یہود ہو یا نصاریٰ، آریہ ہو یا سناتنی، سکھ ہو یا پارسی۔ تیری صداقت و حقیت میں رطب اللسان ہے۔ جہراً نہیں تو سراً سہی۔ لیکن تیرے رب العالمین کی جانب سے ہونے میں کسی کو ذرہ برابر شک نہیں۔ احیاناً۔ اگر کوئی کورباطن طاش تیرے خلاف میں طعنہ زنی کا سر بلند کرتا ہے، تو وہ سر کے بل ایسا گرتا ہے کہ پھر اس کو دنیا میں منہ دکھانا دشوار ہوجاتا ہے

(۱۰) تیرا خیمہ جمیع کائنات کے مالک کی جانب سے بنی آدم کی فلاح، بہبودی اور امن و امان کے لئے استادہ کیا گیا ہے۔ بیشک تو دینِ صادق ہے تیرا بھیجنے والا برحق، قانون تیرا اٹل، حکم تیرا امٹ، تجھ کو لانے والا امین، تیرا پیغام سنانے والا رحمۃ للعالمین ہے

(۱۱) خدا کو یکتا و بے مثل ماننا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا، انبیائے سابقین پر اور ان کی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لانا، ملائک اور زیست بعد المرگ، حساب و کتاب، جزا و سزا، جنت و دوزخ کا تیقن تیری تعلیم کا اعلےٰ مقصد ہے۔

(۱۲) کائنات پر غور، صنعت الٰہی پر تفکر، خصوصیات بحر و بر پر نظر، اور تصرفات ارض و سماوی پر تدبر، مصیبت پر صبر، فراغت میں شکر، کرنا تیری کتاب کا ایک سبق ہے۔

(۱۳) اے میرے معلم! گذریوں کو حکومت، دشمنوں کو اخوت، رہزنوں کو محافظت، بزدلوں کو شجاعت۔ ظالموں کو محبت، سرکشوں کو اطاعت کے سبق تو نے پڑھائے

(۱۴) تو وہ محسن ہے کہ تیرے بارِ احسان سے سارے عالم کی گردنیں خمدار ہیں۔ آج جو ممالک تہذیب و تمدن کے مدعی ہیں وہ بھی تیرے ہی خوانِ کرم کے نمک خوار ہیں جو کفر و تکذیب تجھ سے بیزار ہیں وہ بھی تیرے حسنِ سلوک سے سرشار ہیں۔ گو آج تیرے ماننے والے نادار ہیں لیکن اس میں بھی سینکڑوں اسرار ہیں۔ واقعی جو نشۂ ایمان میں سرشار ہیں انہیں عارضی جاہ و حشمتیں سب بیکار ہیں۔ چنانچہ اسی نکتہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا عاشق حسین صاحب بزمؔ نے کیا خوب کہا ہے۔

حشر آنے کو ہے بخشش کا سہارا رہ جائے
فکر دنیا کی نہیں دین ہمارا رہ جائے

(باقی آیندہ)

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن ... (۵۲۱) ... تفسیر از مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب ... قیمت ...

متفرقات

عزیز عطاء اللہ آج ۲۸ اپریل تک صاحب فراش ہے۔ بخار بہت کم ہوگیا ہے۔ مگر ابھی اترا نہیں۔ ضعف اس قدر ہے کہ حرکت مشکل بلکہ منجانب معالج ممنوع ہے۔ مخلصین احباب کی دعائیں خدا قبول کرے اور ان کو جزائے خیر دے۔

اعلان حق براگاس ضلع رنگ پور بنگال کے جلسہ اہل حدیث کانفرنس میں کسی صاحب نے اعلان کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجھے اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے کسی کو نائب کرکے نہیں بھیجا تھا۔ بلکہ میرے خواب خیال میں بھی یہ بات نہ آئی تھی۔ نہ یہ میرا طریق کار ہے۔ اللہ اعلم۔ سفر خرچ آمدہ میں نے پورا واپس کر دیا تھا۔ (ابوالوفاء)

حساب دوستان ماہ مئی ۱۹۳۵ء میں جن خریداران اہلحدیث کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہے ان کے نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ ۲۹ مئی تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۳۰ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

نوٹ: مہلت یافتگان کی قیمت ہی وصول ہونی ضروری ہے۔ ان کو وی پی نہیں بھیجا جائے گا۔ غریب فنڈ کے سائلین مہلت طلب کرنے کی بجائے آیندہ کے لئے نیا داخلہ ارسال کریں۔ اخبار میعاد ختم ہونے کے باعث اخبار بند کر دیا جائیگا۔

۲۶۰ - ۵۵۶ - ۸۱۳ - ۸۸۷ - ۱۹۵۴ -
۲۴۰۲ - ۲۵۲۹ - ۲۷۰۷ - ۲۷۸۲ - ۲۷۹۸ -
۴۷۰۵ - ۵۰۳۲ - ۵۲۵۹ - ۵۸۹۵ - ۶۰۲۵ -
۶۱۳۶ - ۷۳۱۸ - ۷۴۲۰ - ۷۴۲۵ - ۷۴۲۷ -
۷۴۲۹ - ۷۴۵۳ - ۷۴۶۰ - ۷۴۶۲ -
۷۴۶۴ - ۷۴۶۹ - ۷۴۷۸ - ۷۴۸۶ - ※
۸۰۶۲ - ۸۲۲۴ - ۸۳۵۷ - ۸۳۷۲ - ۸۳۷۵ -
۸۴۲۵ - ۸۴۶۹ - ۸۴۷۱ - ۸۴۷۷ - ۸۴۸۰ -
۸۸۶۷ - ۸۸۹۲ - ۸۹۰۹ - ۸۹۳۳ - ۸۹۷۰ -
۹۰۱۹ - ۹۰۳۰ - ۹۳۹۳ - ۹۴۳۱ - ۹۴۴۸ -
۹۴۶۹ - ۹۴۷۳ - ۹۴۸۶ - ۹۸۱۳ - ۹۸۶۱ -
۹۹۰۸ - ۹۹۲۱ - ۹۹۲۸ - ۹۹۹۱ - ۱۰۱۷۰ -
۱۰۱۸۵ - ۱۰۲۲۹ - ۱۰۲۸۶ - ۱۰۲۹۷ - ۱۰۳۵۱ -
۱۰۵۳۰ - ۱۰۵۴۸ - ۱۰۵۸۹ - ۱۰۶۲۹ -
۱۰۶۶۲ - ۱۰۸۸۹ - ۱۰۹۰۱ - ۱۰۹۲۴ - ۱۰۹۳۲ -
۱۰۹۴۲ - ۱۰۹۴۴ - ۱۱۰۶۰ - ۱۱۰۹۳ - ۱۱۱۲۳ -
۱۱۱۶۷ - ۱۱۱۶۹ - ۱۱۱۶۱ - ۱۱۱۷۷ - ۱۱۱۷۹ -
۱۱۱۸۵ - ۱۱۲۷۵ - ۱۱۳۱۲ - ۱۱۳۲۰ - ۱۱۳۷۶ -
۱۱۳۹۴ - ۱۱۳۹۶ - ۱۱۴۰۴ - ۱۱۴۰۵ - ۱۱۴۱۹ -
۱۱۵۳۱ - ۱۱۵۳۷ - ۱۱۵۴۵ - ۱۱۵۸۷ -
۱۱۵۸۹ - ۱۱۵۹۹ - ۱۱۶۰۲ - ۱۱۶۲۳ - ۱۱۶۳۱ -
۱۱۶۳۲ - ۱۱۶۳۳ - ۱۱۶۴۳ - ۱۱۶۵۳ - ۱۱۶۵۴ -
۱۱۶۵۷ - ۱۱۶۵۸ - ۱۱۶۶۰ - ۱۱۶۶۱ - ۱۱۶۶۲ -
۱۱۶۶۴ - ۱۱۶۶۶ - ۱۱۶۶۸ - ۱۱۶۷۰ - ۱۱۶۷۱ -
۱۱۶۷۲ - ۱۱۶۷۳ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۷۵ - ۱۱۶۸۰ -
۱۱۷۲۵ - ۱۱۷۳۲ - ۱۱۷۴۱ - ۱۱۷۴۷ -
۱۱۷۵۱ - ۱۱۷۵۶ - ۱۱۷۵۸ - ۱۱۷۵۹ - ۱۱۷۶۳ -
۱۱۷۹۲ - ۱۱۸۰۲ -

غریب فنڈ:- ۱۰۵۶۴ - ۱۱۶۶۵ -

وی پی بھیجے گئے ۲۶-اپریل کا پرچہ حسب ذیل خریداران کو وی پی بھیجا گیا ہے۔ کسی صاحب کا پرچہ غلطی سے یا عدم موجودگی کے باعث واپس ہوجائے تو وہ حتی الوسع قیمت اخبار جلد ارسال کر دیں ورنہ وی پی واپس ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک انتظار کرکے اخبار روک دیا جائے گا۔

۶۱ - ۱۱۵ - ۷۹۹ - ۱۱۲۸ - ۱۵۹۷ -
۲۲۱۴ - ۳۱۹۱ - ۳۶۰۰ - ۳۶۱۱ - ۳۷۵۳ -
۴۸۲۸ - ۵۸۹۰ - ۶۴۳۹ - ۶۹۲۴ -
۷۳۸۱ - ۷۸۷۷ - ۷۸۸۲ - ۸۴۰۸ - ۸۵۵۷ -
۸۹۵۴ - ۸۹۶۳ - ۹۴۳۸ - ۹۴۵۳ -
۱۰۲۲۷ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۳۲۲ - ۱۰۵۴۵ -
۱۰۵۹۶ - ۱۰۶۲۲ - ۱۰۶۲۸ - ۱۰۶۶۰ - ۱۰۷۳۵ -
۱۰۷۵۲ - ۱۰۸۴۲ - ۱۰۸۶۹ - ۱۱۱۱۵ - ۱۱۱۵۲ - ۱۱۱۵۵ -
۱۱۱۶۰ - ۱۱۲۶۴ - ۱۱۲۶۵ - ۱۱۳۰۹ - ۱۱۳۴۶ -
۱۱۳۷۱ - ۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۷۹ - ۱۱۳۸۲ - ۱۱۳۸۷ -
۱۱۳۸۹ - ۱۱۳۹۲ - ۱۱۶۴۱ - ۱۱۶۴۷ - ۱۱۶۴۸ -
۱۱۶۵۱ - ۱۱۶۵۵ - ۱۱۶۵۹ - ۱۱۶۹۷ - ۱۱۷۱۰ -
۱۱۷۱۷ -

انجمن اہل حدیث ضلع پرتابگڈھ کا جلسہ بمقام صدر پرتاب گڈھ ۱۸-۱۹ مئی ۱۹۳۵ء کو ہوگا جسمیں مندرجہ ذیل علماء کرام کو تشریف لانے کی دعوت دی گئی ہے اس لئے جملہ شائقین حضرات شریک جلسہ ہوکر ثواب حاصل کریں۔ مولانا ابوالقاسم صاحب بنارسی مولانا عبدالتواب صاحب علیگڈھی۔ مولانا احمد اللہ صاحب صدر مدرس دارالحدیث رحمانیہ دہلی۔ مولانا محمد یونس صاحب دہلوی۔ مولوی محمد ادریس صاحب بدایونی۔

(خاکسار عطاء اللہ سیکرٹری)

(عہ داخل اشاعت فنڈ)

مالیرکوٹلہ میں جلوس ذوالجناح کا فیصلہ مالیرکوٹلہ میں جلوس ذوالجناح کے متعلق اہلسنت والجماعت اور خان محمد احسان علی خان صاحب کے مابین ایک سال سے جو تنازعہ چلا آرہا تھا اس کا تصفیہ ہوگیا ہے۔ ہزہائی نس نواب صاحب بہادر نے کامل تدبر و انصاف سے کام لیتے ہوئے اور احکامات سابقہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے اہلسنت والجماعت کے حق میں فیصلہ صادر فرمادیا۔ اور جلوس ذوالجناح کی بندش کے احکام نافذ فرما دئیے۔ اس منصفانہ فیصلہ پر عام طور پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا جارہا ہے۔ امید ہے دیگر والیان ریاست بھی حق و انصاف کے معاملہ میں حضور ممدوح کی پیروی فرماویں گے۔

نیازمند عصمت اللہ سکرٹری انجمن اہل سنت والجماعت ریاست مالیرکوٹلہ

کتبخانہ ثنائیہ امرتسر کی طرف سے ۳۱ مئی تک صرف تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ سوائے تفاسیر وغیرہ کے دو آنے فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے۔ (منیجر)

تفسیر ثنائی (اردو) سارے قرآن شریف کی تفسیر آٹھ جلدوں (۵۲۲) میں قیمت فی جلد

ملکی مطلع

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود کی طرف سے شکریہ

مکہ معظمہ سے ۲۰ اپریل کو جلالۃ الملک سلطان المعظم عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وزیر مالیات کا مندرجہ ذیل تار موصول ہوا :-

"جلالۃ الملک سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہٗ ہندوستان کے ان تمام مسلمانوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے عید الضحیٰ کے روز ذات ہمایوں پر قاتلانہ حملہ کے سلسلے میں اظہار تاسف کیا اور آپ کی سلامتی پر پیغامات تبریک و تہنیت ارسال کئے"

دفتر اہلحدیث کی طرف سے جو مبارکباد دی گئی تھی اس کا جواب بھی آیا ہے جو درج ذیل ہے :-

"رئیس الدیوان العالی یتشرف بابلاغ حضرتکم شکر جلالۃ مولای الملک علی تہنئتکم الرقیقۃ بنجاۃ جلالۃ وسمو ولیعھد من حملۃ الاعتداء الاثیمہ"

دفتر عالی کا رئیس دفتر آپ کی خدمت میں حضرت سلطان المعظم کی طرف سے شکریہ پیش کرتا ہے جو آپ نے حضرت جلالۃ الملک اور ولی عہد کی سلامتی پر مبارکباد بھیجی ہے -

مولوی عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کا فیصلہ

آخر وہ دن آگیا کہ ہم یہ لکھنے لگے ہیں کہ اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ ہوگیا جو سرکار کی طرف سے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر اس تقریر کی وجہ سے چلایا گیا تھا جو انہوں نے احرار کانفرنس قادیان کی صدارت کے موقع پر کی تھی - حکومت نے اس تقریر پر دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت مقدمہ چلایا تھا جس کا خاتمہ ملزم کی ۶ ماہ سزایابی پر ہوا - ناظرین حیران ہونگے کہ تنی دیر اس مقدمہ میں کیوں لگی - مگر ہم سمجھتے ہیں کہ بہت جلد ختم ہوا - کیونکہ ایسے مقدمات اپنے اندر بہت الجھنیں رکھا کرتے ہیں - ۱۹۰۳ء میں مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا صاحب قادیانی کے مابین ایک مقدمہ اسی ضلع گورداسپور میں چلا تھا - جس میں عربی زبان کے چار لفظوں کے معنے بتانے کے لئے میری شہادت ہوئی تھی - صرف اتنے کام کے لئے قریباً ایک سال تک مجھ پر جرح ہوتی رہی تھی - جرح کرنے والے دو زبردست وکیل - خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب حال امیر جماعت احمدیہ لاہور تھے -

شاہ صاحب پر جس دفعہ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں :-

"جو شخص بذریعہ الفاظ کے جو بولے گئے یا لکھے گئے ہوں یا بذریعہ اشارات یا نقل محسوسات العین کے یا اور طرح پر خیالات نفاق یا نفرت کے رعایا کی مختلف جماعتوں میں بڑھائے یا بڑھانے کا اقدام کرے اس کو سزا قید کی ہو جس کی میعاد دو سال تک ہوسکتی ہے الخ"

(دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند)

اس دفعہ کو مع دوسری دفعات کے گہری نظر اور اصول عدالت کے ماتحت دیکھا جائے تو اس کے معنی سمجھ میں یہ آتے ہیں کہ جو کوئی اپنی طرف سے کوئی بات افترا کرکے کسی فریق کے ذمہ لگائے جس سے دو گروہوں میں نفرت پھیلے ' اس سے یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص کسی مصنف یا اخبار کے اڈیٹر کے شائع کردہ غلط خیالات کو رفاہ عام کے لئے ظاہر کرے جن کے سننے سے لوگ اس سے اور اس کے حامیوں سے نفرت کریں تو وہ بھی اس دفعہ کے نیچے آجائے - مثال کے طور پر ہم دو تین واقعات پیش کرتے ہیں - آریوں نے کتاب "رنگیلا رسول" لکھی - جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی - عیسائیوں نے کتاب "امہات المومنین" لکھی - جس سے مسلمان رنجیدہ ہوئے - مرزا صاحب قادیانی نے ناول نیوگ لکھی - جس پر آریوں نے اظہار رنج کیا - ان مصنفوں اور ان کے حامیوں سے دوسری قوم کے دل دکھے ' ان میں نفرت پیدا ہوئی اور بڑھی - اور اس نفرت کا اظہار تقریروں اور تحریروں میں کیا گیا - اب قانونی نقطہ نگاہ سے یہ دیکھنا ہے کہ دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت کون آسکتا ہے - اصل مصنف رنج پیدا کرنے والا یا اس رنج پر چیخ و پکار کرنے والا -

دوسری طرح سے ایک شخص کے ہاں چور آجائے کہ مال لیجائے یا اسکو اٹھائے مالک مکان شور مچائے اس پر چور اپنی ہتک عزت کا دعوےٰ کرے تو چل سکتا ہے ؟ قانون کی نگاہ اول فعل پر ہوتی ہے - چور نے خود کام کیا - اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ مالک مکان اپنی حفاظت کے لئے چیخ پکار کرے - نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک اعلیٰ و ادنیٰ قانون معدلت سے واقف کار کی رائے یہی ہوگی کہ چور کا دعویٰ ہتک عزت بالکل اس کے مشابہ ہے جو شارع عام میں الف ننگا جا رہا ہے - لوگ اس پر ہنستے ہیں اور اسکو پاگل کہتے ہیں - وہ دفعہ ۴۹۹ کے ماتحت اسکو لائبل کیس بناتا ہے -

اس موقع پر دفعہ (۴۹۹) کے مستثنیٰ نمبر ۶ کا ذکر کرنا بھی ہمارے نزدیک تشریح کرنے میں مفید ہوگا دفعہ ۴۹۹ ہتک عزت کی تعریف میں ہے مگر اس میں چند مستثنیات بھی ہیں - جن پر ہتک عزت کا مقدمہ نہیں چل سکتا -

مستثنیٰ ۶ نیک نیتی سے کسی رائے کا اظہار کرنا کسی عمل کے حسن و قبح کی نسبت جس کو کسی عمل کرنے والے نے عامہ خلائق کی رائے پر چھوڑا ہو یا عمل کرنے والے کی عادات و صفات کی نسبت جہاں تک کہ وہ عادات و صفات اس عمل سے ظاہر ہوتی ہوں نہ اس سے زیادہ - ازالہ حیثیت عرفی نہیں -

اس کی مثال کوئی مصنف کتاب لکھے اسکی نسبت

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید کی سوانح عمری (۵۲۳) قیمت مرزا ... نمونہ اہلحدیث امرتسر

محض تصنیف کے دائرے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے دھوکہ دیا، فریب کیا، جھوٹ بولا وغیرہ. یا کوئی پیر یا رہبر اپنی طرف بلائے تو پبلک کے فائدے کے لئے اس کی ہر حرکت و سکون پر جو اس کی پارسائی سے تعلق رکھتی ہوں. ہم جرح قدح کر سکتے ہیں. واقعات سے اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں. آریوں کے گورو سوامی دیانند کی سوانحِ عمریاں دیو سماجیوں اور جین دھرم والوں نے جو لکھی ہیں ان کو دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ کوئی برائی دنیا کی نہیں جو سوامی جی میں ثابت نہ کی ہو. یہاں تک کہ ان کے حسب نسب کی بھی بری طرح چھان بین کی ہے. کیا حکومت نے ان مصنفوں پر مقدمات چلائے؟ نہیں. کیوں؟ اس لئے کہ وہ ایک ریفارمر پر نکتہ چینی تھی. جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا تھا. اس لئے پبلک کا حق تھا کہ اسکی ہر حرکت و سکون کو جانچے.

مزید تشریح مرزا صاحب قادیانی نے اس مستثنیٰ کو اتنا وسیع کیا تھا کہ ایک ایسے بزرگ پر لعن طعن کرتے رہے جو نہ ان کے سامنے تھا نہ اس نے ان کو اپنی طرف بلایا تھا. یعنی حضرت مسیحؑ کے حق میں لکھا ہے کہ

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو. شرابی. نہ زاہد نہ عابد. نہ حق کا پرستار. خود بین. خدائی کا دعوے کرنے والا۔

(مکتوبات احمدیہ جلد ۳. ص $\frac{۲۳}{۲۴}$)

ان وجوہات سے دفعہ ۱۵۳. الف کی تشریح یہ ہوتی ہے کہ بادشاہ کی رعایا میں سے دو گروہوں میں بے وجہ اور بے ثبوت منافرت پھیلانے والے کے لئے یہ سزا ہے.

اس کی مثال ایک شخص وعظ میں کہے کہ وہابیوں کا خدا جھوٹ بولتا ہے. وہابی انبیاء و اولیاء کی توہین کرتے ہیں، پھوپھی سے نکاح جائز جانتے ہیں، وغیرہ. جس سے سننے والوں میں وہابیوں کے حق میں نفرت پیدا ہو. لیکن جو شخص ایسی بات کہے جو اس فرقے کے علماء نے لکھی ہو تو پھر وہ واعظ اس دفعہ کے ماتحت نہیں آنا چاہئے.

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کو ہم نے جہاں تک اخباروں میں دیکھا ہے ہمارے خیال میں وہ قسم دوم میں داخل ہے. چنانچہ مسل میں اور وکیل کی بحث میں اس کا ثبوت ملتا ہے.

حکومت کی پوزیشن بھی اس مقدمہ میں عجیب قابلِ رحم ہے. ہر فریق حکومت کا شاکی ہے. بظاہر یہ سمجھا جاتا تھا کہ مقدمہ میں تکلیف مخالفین مرزائیہ کو ہوئی ہے. اس لئے احمدیہ جماعت حکومت کی شکرگذار ہوگی کہ شاہ صاحب کو سزا دیکر ان کا بدلہ لیا گیا. مگر "واقعہ" اس کی تردید کرتا ہے. کیونکہ اخبار الفضل قادیان نے صاف صاف لکھ دیا کہ

> ہم مقدمہ کی ابتدا سے ہی یہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ مقدمہ عطاء اللہ شاہ کے خلاف نہیں چلایا گیا بلکہ جماعت احمدیہ کے خلاف چلایا گیا.
>
> (۲۶. اپریل ۱۹۳۵ء صلہ)

ادھر احرار کا آرگن "زمیندار" لکھتا ہے :-

> عطاء اللہ شاہ صاحب کی سزایابی نے حکومت ہند کی مرزائیت نوازی کا ایک تازہ ثبوت دیا ہے۔ (۲۸ $\frac{۴}{۳۵}$)

حکومت دونوں کی سنتی ہے اور واقعات کی رفتار کو بھی بڑے غور سے دیکھ رہی ہے وہ یہ بھی اندازہ کر رہی ہوگی کہ مولوی عطاء اللہ شاہ کی تقریر سے جو نفرت بین الفریقین پیدا ہوئی ہے وہ اس نفرت سے بہت کم ہے جو مقدمہ کے اجراء سے ہوئی ہے. جس کی مرتکب حکومت خود ہے. اس لئے اس کا علاج بھی وہ سوچ رہی ہوگی. جس کے ظہور کا زمانہ شاید جلدی آجائے۔

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

ہندوستان کی آیندہ حالت اور اس میں مسلمانوں کی حیثیت. پروفیسر لوتھارب کی انگریزی کتاب کا اُردو ترجمہ. قیمت عہ. پتہ:. منیجر اہلحدیث

سرکاری اعلان

پنجاب میں نئی جاگیریں قائم کرنے کی اس پالیسی کے مطابق جس کا اعلان قرارداد حکومت پنجاب نمبری ۲۹۷ مورخہ ۵. اپریل ۱۹۱۶ء میں کیا گیا تھا اور ۱۹۳۴-۳۵ء کے لئے خاص جاگیروں کے متعلق اس سرکاری اعلان کے تسلسل میں جو محکمہ مال نے مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۳۵ء کو کیا تھا. حضور گورنر باجلاس کونسل نے خان بہادر سردار دین محمد خان سی. آئی. ای. خلف الرشید سردار نور احمد خان لغاری بلوچ سکنہ چوٹی تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان کو منتخب فرما کر ۵۰۰ روپیہ سالانہ کی خاص جاگیر عطا فرمائی ہے.

اس جاگیر کے ساتھ یہ خاص شرط شامل ہے کہ جاگیردار اپنی قابلیت اور مقدور کے مطابق لگاتار خوش چلن رہے. اعلیحضرت شہنشاہ معظم کے ساتھ گہری وفاداری کا ثبوت دے اور عوام یا برطانوی ہند میں بروئے قانون قائم شدہ حکومت کی علاً خدمت حسنہ سرانجام دے. جاگیر مذکور اس مزید شرط کے ماتحت دی گئی ہے. کہ اگر یہ فرق ہوئی تو اسے ضبط کر لیا جائے گا. جاگیر اصلی قابض کے حین حیات تک جاری رہے گی اور عطا کردہ رقم کا نصف آیندہ نسل کی اس واحد اولاد کو دیا جائیگا جسے حضور گورنر بہادر باجلاس کونسل منتخب فرمائینگے مالی سال ۱۹۳۴-۳۵ء میں ۱۹ عطا کردہ جاگیروں کی مالیت ۵ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

لاہور. ۲۷. اپریل ۱۹۳۵ء

ایضاً پنجاب ایگریکلچرل کالج لائیپور کے متعلق ترمیم شدہ قواعد و ضوابط دیا پراسپکٹس) سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پنجاب لاہور کے زیر اہتمام طبع ہو رہے ہیں اور ۲۵. اپریل کو شائع ہو گئے ہیں. عوام کے لئے پراسپکٹس کی قیمت دو آنہ فی کاپی مقرر کی گئی ہے. (۲۴. اپریل ۱۹۳۵ء)

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

ضروری نوٹ

۱۴/۵۱

ہماری مشہور ہر دلعزیز خوش ذائقہ ایجاد اکسیر ہاضمہ کا استعمال کرنا اور ہر وقت گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ تمام شکائتوں کو دور کرکے معدہ کو مقوی کرتا اور بدن میں خون صالح پیدا کرکے تندرستی بڑھاتا ہے اور دائمی قبض، بدہضمی، درد شکم اور نفخ ہوجانا، کمی اشتہا یعنی بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار آنا، منہ سے بدمزہ پانی آنا، ضعف معدہ، وبائی امراض ہیضہ اسہال، پیچش وغیرہ اور دیگر امراض میں مثل تریاق کے حکمی تاثیر رکھتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ سخت سے سخت غذا فوراً ہضم کرتا ہے۔ چہرہ پر رونق، رعب، وجاہت پیدا کرتا ہے۔ کھانا کھانے کے بعد استعمال کرنے سے کھانا فوراً ہضم ہوکر طبیعت ہلکی پھلکی اور دل خوش ہوجاتا ہے۔ اس سے معمولی غذا بھی مقویات کا کام دیتی ہے۔ فساد خون کو زائل کرکے رنگ بدن صاف شفاف رکھتا ہے۔ پژمردہ طبیعت کو خورسند کرتا ہے اور وہم وفکر دور کرتا ہے۔ اس سے وقت پر جادو کا اثر ہوتا ہے۔ دل، دماغ، جگر وغیرہ اعضاء رئیسہ کو طاقت پہنچتی ہے۔ قیمت صرف فی ڈبہ ۱۲؍ محصول ۵؍

اکسیر موتی دانت } دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور دانت سفید موتیوں کی طرح چمکیلے ہوجاتے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍ محصول ۵؍

اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ کوچہ جٹاں نمبر ۳۰/۹ امرتسر

مسلم چاول ہاؤس

۴۹/۵۱

چاول ہر قسم دباسمتی ایک سالہ ودوسالہ۔ ڈیرہ دون۔ ادھواڑ، منگرہ، ٹھوک وپرچون ایک بوری تک)
صابون وکریانہ یعنی بادام ومصالحہ وغیرہ وو ایس ہر قسم بارعایت مل سکتی ہیں۔ محرم وغیرہ کے لئے مسلم برادران ودوکانداران فرمائش دیکر مشکور فرمادیں۔
(نوٹ) آرڈر کی تعمیل آمد نقد روپیہ یا وصولی بلٹی بذریعہ بنک یا وی پی کے ذریعہ کی جاتی ہے۔

چوہدری سردار علی ولی محمد۔ لکڑ منڈی نزد ڈاکخانہ ڈھاب بستی رام امرت سر

مومیائی

۵۰/۵۱

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ..... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنےٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک عہ؍ آدھ پاؤ ۲ پاؤ بھر ۱۲ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علاوہ۔

تازہ شہادات

جناب ماسٹر عبدالرزاق خاں صاحب ھریانہ

"کچھ لوگوں کو میں نے مومیائی منگوا کر دی تھی۔ ان کو فائدہ ہے۔ دو چھٹانک اور بھیج دیں" (۱۷۔ مارچ ۱۹۳۵ء)

جناب منشی عبدالحق صاحب سوداگر چرم اونسی بھنگواں۔

"ایک چھٹانک مومیائی مجھی احسن اختر ساکن وجودم نے آپکے یہاں سے منگوا کر دی تھی۔ جس کے استعمال سے از حد فائدہ ہوا۔ اس لئے گذارش ہے کہ واپسی ڈاک ایک پاؤ مومیائی بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں" (۲۰۔ فروری ۱۹۳۵ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔

دی میڈین ایجنسی امرتسر

التماس ضروری

۱/۲۵

} اس کارخانہ کی شہرت ہر کس وناکس جانتا ہے۔ یہ کارخانہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں اپنی دیانتداری اور نیک نیتی سے مشہور ہے۔ مال عمدہ روانہ کیا جاتا ہے مختصر فہرست ارسال ہے۔ ہر قسم کے عرقیات وتمباکو قوام وگولی موجود ہے۔

عطر مجوب پسند۔ راحت روح۔ مخلوط آصفی۔ شمامۃ العنبر۔ فی گولی صہ۔ روح گلاب سے ۔ سے۔ عطر حنا۔ مشک حنا۔ مشک عنبر۔ سہاگ عنبر۔ نرگس۔ سورنگی فی تولہ ۵۔ للعہ۔ سے۔ ۶؍۔ ۸؍ ۱۲؍۔ عطر چنبیلی کیوڑہ۔ فتنہ۔ مولسری۔ عروس شہناز۔ برگ حنا۔ روح باذی۔ زعفران۔ خس للعہ۔ سے۔ ۶؍۔ ۸؍۔ عطر گلاب۔ چنبیلی۔ موتیا۔ مدن مان فی تولہ عہ۔ ہے۔ للعہ۔ سے۔ ۶؍۔ ۸؍۔ عہ۔ ۱۲؍ عطر اگر فی تولہ سے۔ صہ۔

المشتہر: شیخ سخاوت حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ

(۵۳۵)

تمام دنیا میں بے مثل

۲۸/۵۱

سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ۔ چار روپیہ

تمام دنیا میں بےنظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی

اُردو کا ہدیہ سات روپیہ

ان دونو بےنظیر کتابوں کی زیادہ کیفیت اس اخبار میں ایک سال چھپتی رہی ہے

عبدالغفور غزنوی مالک کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ahmadimuslim.de

ہندوستانی میرے کا سرمہ

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۵۷ — ۵/۲۵

آنکھوں کی بیماریوں کی اکسیر و بینظیر دوا ہے
ہینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج
جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ
سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا، نگاہ
کی کمزوری۔ روہے۔ ککرے۔ انک جلنی۔ پرانی لالی۔
جالا۔ پھلی۔ چیڑ، ناخونہ۔ ایسے سخت امراض میں
چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم
ہوتی ہیں۔ دماغی محنت والوں کی گرمی و جلن دور
کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا
نگہبان ہے۔ نمونہ ۱ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوالو اور
آزمالو۔ قیمت فی تولہ عہ۔
معہ خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ۸ر تولہ۔
(منگوانے کا پتہ)
منیجر اودھ فارمیسی ہردوئی (اودھ)

سرمہ نور العین ۱۴/۲۵

(مصدقہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب
کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ
کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا
اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں
کا بینظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ عہ۸ر
منیجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ (پنجاب)

اکسیر عثمانی ۴/۱

آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری۔ پلکوں کا اڑنا۔ روہے۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھولی۔ ناخونہ وغیرہ وغیرہ سخت مہلک امراض چشم کے دفع کرنے میں بفضلہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ گرمی و جلن دور کر کے ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تندرست آنکھوں کا محافظ ہے۔ نمونہ ۲ر قیمت فی تولہ ایکروپیہ (عہ) مع محصول ڈاک۔
(پتہ)
ایس۔ایم۔ عثمان اینڈ کو آگرہ

قابل قدر اسلامی کتابیں

اسلامی تصوف } از علامہ ابن قیم رح۔ تصوف اسلام کے موضوع پر یہ نہایت جامع کتاب ہے۔ صوفیائے کرام کے نزدیک سعادت، اور سالک باللہ کا تمامتر انحصار رسول خدا صلعم کی لائی ہوئی شریعت کے اتباع پر ہے۔ اس کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ اعلےٰ درجہ کا صوفی، فقیر یا سالک وہی شخص ہو سکتا ہے جو طریقت اور حقیقت میں معرفت الہٰی کے حصول کے لئے اسی شاہراہ شریعت کے صراط مستقیم کو اپنا نصب العین بنائے۔ نیز درجات توبہ و مقامات تصوف کی وضاحت کی گئی ہے۔ نادر کتاب ہے۔ کتابت، طباعت اعلےٰ۔ قیمت عہ۸ر

اصحاب صُفّہ } مولوی عبد الرزاق صاحب ملیح آبادی نے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کے عربی رسالہ کا نہایت سلیس اور عام فہم اردو ترجمہ کیا ہے۔ جس میں صحیح روایات سے اصحابِ صفہ کی تعداد اور ان کی وجہ معاش بتائی گئی ہے۔ اور یہ جو جہلاء میں مشہور ہے کہ وہ تمام صحابہ سے افضل تھے، دف وغیرہ آلات موسیقی یا قوالی کی آواز پر وجد کرتے تھے یا انہوں نے مشرکین کے ہمراہ مومنین کے خلاف جنگ کی، تو ان روایات کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز اولیاء اللہ، قطب، ابدال، قلندر، نذر، منت، رقص و سرود وغیرہ اہم مباحث پر بالتفصیل روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۱۰ر

العروۃ الوثقیٰ } امام ابن تیمیہ کے رسالہ "الواسطہ بین الخلق والخالق" کا اردو ترجمہ۔ جس میں خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ و وسیلہ کی ضرورت، کتاب و سنت سے واسطہ کی حقیقت کی تشریح، خالق و مخلوق اور بادشاہ و رعایا کے مابین واسطے کا فرق، فضیلت شفاعت، اسلوبِ دعا، خالص توحید، شرک سوز تصریحات اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال میں غیر اسلامی عناصر کی جو افسوسناک آمیزش ہو گئی ہے۔ اُن کے معلوم کرنے کے لئے یہ رسالہ ضرور پڑھئے۔ قیمت ۶ر

ائمہ اسلام } امام ابن تیمیہ رح نے مجتہدین اور بندگان دین سے شرعی مسائل میں اگر غلطی سرزد ہو جائے تو اس پر قرآن و حدیث کی رو سے مدلل بحث کی ہے اور بتلایا ہے کہ ان پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ بلکہ شریعت نے اجتہادی غلطیوں کو قابل ثواب بتایا ہے۔ کیونکہ اگر اجتہادی غلطی پر مواخذہ کیا جاتا تو اجتہاد کا دروازہ بند ہو جاتا اور مسائل شرعیہ کی فہم و تفہیم سخت مشکل ہو جاتی۔ آخر کتاب میں فقہ، اصول فقہ، حدیث، اصولِ حدیث کے مسائل اور ان علوم کی اصطلاحات و تشریح بتفصیل درج ہے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- دفتر اہلحدیث امرتسر

(۵۲۴)

پلنگ کے پھول ۴/۱۲

} یہ ایک عجیب تیل ہے جس کو فرانسیسی ڈاکٹر نے حال ہی میں تیار کیا ہے آدمی کیسا ہی سست، بڈھا، کمزور کیوں نہ ہو۔ اس کو وقت سے ایک گھنٹہ پیشتر لگانے سے فوراً قوی بن جاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے۔ اس تیل کے استعمال کرنے والے سے قرینہ خوش رہتی ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ۸ر۔ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت۔ محصول ڈاک ۸ر
پتہ:- محمد شفیق اینڈ کو آگرہ

عملی صابن سازی

اس کتاب میں صابن سازی کی بہت سی ترکیبیں بتائی گئی ہیں۔ قیمت ۸ر
پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

کربلا کے ریتیلے میدانوں میں خون کا چھڑکاؤ

اہل بیت پر یزیدی مظالم کا بادل اور مذہب کے ابتدائی مراحل کی خونپاش مسافت جسم نبی فاطمہؓ پر تیروں کی بوچھاڑ، تشنہ لب خشک ہونٹوں اور سوکھے ہوئے حلق کی آہ آسمان سوز خون کے فواروں میں سجدہ بروشکر کی ادائیگی، اہل بیت کا زبردست ایثار، اگر آپ تیرہ سو برس پہلے کے دل شکن، غمناک واقعات کی تصویر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں اور ہر سال ماتم امام حسنؓ و حسینؓ کے موقع پر شہادت کے ذکر پڑھ کر جذبات اسلامی زندہ کرنا چاہتے ہیں تو داستان غم کی تجدید، شہدائے پاک کا عظیم الشان ضبط و استقلال، اور آخر وقت تک سچائی کی پاسداری، میدان کربلا کے معرکۃ الآرا کارنامے ملاحظہ فرمائیے۔ جسے تقدس مآب حضرت مولانا مفتی اکرام الدین صاحب نبیرہ حضرت شیخ عبد الحقؒ محدث دہلوی نے اپنی تصنیف

سعادت الکونین (فی) فضائل الحسنین

میں نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر فرمائے ہیں۔ کتاب اُردو میں ہے اور نہایت سلیس، سادہ اور بامحاورہ عبارت ہے۔ یُوں تو سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں کتابیں ذکر شہادت کے متعلق شائع ہو چکی ہیں لیکن ایسی مستند صحیح اور مدلل کتاب آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی۔ جس میں تمام روائتیں بڑی بڑی وثوق حدیثوں اور مانے ہوئے بزرگوں کی معتبر کتابوں میں سے اخذ کر کے لکھی گئی ہیں۔

ہر مسلمان جس کے دل میں خدا، رسولؐ اور آل رسولؐ کی محبت ہے

خواہ سنی ہو یا شیعہ اس کتاب کی ایک ایک جلد ضرور منگائیں۔ اس کے دیکھنے سے زبان کی فصاحت، بیان کی بلاغت، حسن تحریر کے واقعات کا تسلسل شہادتوں کا مجمل شروع سے آخر تک سب کچھ نظر آجائے گا۔ اس میں حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی ولادت سے لیکر شہادت تک اور شہادت کے بعد یزید اور اس کے خاندان کا حشر سب کچھ خلاصہ اور تفصیلی واقعات بیان کئے ہیں۔ اس کتاب کی فہرست مضامین سات صفحوں میں ہے اور کُل کتاب کی ضخامت دو۲۰۰سو صفحوں سے زائد ہے۔ سند کے طور پر اس کتاب کے شروع میں

جناب شاہ عالم بادشاہ غازی کی مہر

ثبت ہے۔ آپ نے خود اس کو مطالعہ کیا تھا اور نہایت پسند فرمایا۔ فارسی کی ایک عبارت جو تنقید کے طور پر انہوں نے لکھی تھی وہ بھی اس کتاب میں موجود ہے۔ قیمت رعایتی علاوہ محصول ڈاک **ایک روپیہ** (عہ) اور محصول ڈاک ایک جلد پر ۶ر لگتے ہیں۔

نوٹ } صحت نما، ۲۷ سطری معرا قرآن مجید کا رعایتی ہدیہ مجلد پارچہ ۱۴ر اور مجلد چرمی ۱عہ اور محصول ڈاک ۱۰ر۔ اور پانچ ترجے اردو کامل احسن التفاسیر والے قرآن شریف جو تمام ہندوستان کے علمائے کرام اور بزرگان دین کا پسندیدہ ہے جس کا کاغذ مصری رنگین خوشنما ہے۔ مجلد چرمی قسم اعلےٰ جالدار کا خاص رعائتی اعلان بارہ روپیہ اور محصول ڈاک ۱۴ر کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے قرآن شریف و کتب ہمارے ہاں عمدہ اور بکفائت ملتی ہیں۔

مشتہر

المشتہر

سید محمد شفیع الدین اینڈ سنز تاجران کتب دریبہ کلاں دہلی

ahmadimuslim.de

تصانیف شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

رحلت مصطفیٰ } اس کتاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت وبعد الموت واقعات کو بڑے دلچسپ پیرائے میں قلم بند کیا ہے۔ ناممکن ہے کہ اسے پڑھ کر آپ کے قلب میں رقت پیدا نہ ہو۔ قیمت صرف ۲؍

کتاب الوسیلہ } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے اس کتاب میں محض لفظ "وسیلہ" پر ہی بحث نہیں کی بلکہ اسلام کے اصل الاصول "توحید" کی پرجوش دعوت دی ہے۔ شرک کے سر پر مہلک ضرب لگائی ہے۔ بدعت وجود کے گلے پر چھری رکھ دی ہے اہل حق کو اس کتاب کے مطالعہ سے بے حد تقویت حاصل ہوگی۔ مگر مبتدعین و مشرکین منہ چھپاتے پھرینگے۔ کیونکہ اس کندن کے سامنے ان کا کھوٹا سونا رواج نہ پا سکیگا۔ یہ ہیرہ جس کانچ پر رکھا جائیگا ریزہ ریزہ کر دیگا۔ نیز واضح کیا ہے کہ آجکل کے نام نہاد مسلمان، اسلام سے کس قدر دُور اور شرک سے کس قدر نزدیک ہو گئے ہیں؟ اور حقائق قرآن اور معارف حدیث کے رو سے وسیلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ شفاعت حقہ کا صحیح مطلب واضح کر کے بتلایا ہے کہ توحید کی شان کیا ہے؟ پیروں کی تعظیم، مردہ مخلوق سے استمداد، کرامات اور خرق عادت واقعات کی حقیقت کیا ہے؟ روضۂ نبوی کی حیثیت اور اس کی زیارت کے آداب کیا ہیں؟ علاوہ ازیں قرآن وحدیث کے علاوہ صحابہ، تابعین، اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے مشرکانہ اعمال کی بیخ کنی کی ہے۔ قیمت بجلد ۸؍ مجلد ۱۲؍

تفسیر آیتِ کریمہ } حضرت یونسؑ کی مشہور دعا کی تفسیر ہے اور بتلایا ہے کہ اس دعا کی یہ خاصیت ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ ان الفاظ میں دعا کرے تو اللہ تعالیٰ یقیناً اس کی مصیبت دور کریگا۔ اور اس دعا میں رفع مصیبت کی فلاسفی بیان کر کے بتلایا ہے کہ افضل ترین دعا کونسی ہے؟ توحید الوہیت اور توحید ربوبیت میں کیا فرق ہے، تمام ادیان کا کیا نچوڑ ہے، توحید، ایمان، اسلام اور احسان کی حقیقت کیا ہے؟ بعد میں عصمت انبیاء، توبہ اور مغفرت پر فاضلانہ بحث کی ہے۔ قیمت ۱۲؍

ولی اللہ } از امام ابن تیمیہؒ۔ ولی اللہ کے خصائص بیان کر کے واضح کیا ہے کہ ولی اللہ وہی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ صلعم کی پوری پوری پیروی کرے۔ عقل ولایت کا جزو ہے۔ جو شخص عقل سے بے بہرہ ہو وہ انسانیت کے درجے سے بھی گر جاتا ہے۔ مسلمانوں کی بدنصیبی ہے کہ وہ مجنون اور پاگلوں کی دیوانہ بکواس پر عقیدت کے کان رکھتے ہیں۔ یہی ہماری قوم کا یاس انگیز عقلی انحطاط ہے۔ قیمت ۵؍

سیرۃ ابن تیمیہؒ } شیخ الاسلام کے ... بے نظیر مرقع ہے۔ از تصنیف چودہری غلام رسول صاحب مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر روزنامہ "انقلاب" لاہور۔ قیمت ...

اُسوۂ حسنہ } شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کے تلمیذ رشید حافظ ابن قیمؒ کی باوقار تالیف "زاد المعاد فی ہدی خیر العباد" ... اختصار ہدی الرسول صلعم کا اردو ترجمہ ... رسالت مآب صلعم کی سوانعمری ... جامع اور بے نظیر کتاب ہے ... رسول اللہ کا وجود مبارک "حیات پاک" کا کامل ... تھا۔ آپ مادی اور روحانی اصلاح و سعادت کے اصول و قواعد ساتھ لائے۔ جو بعینہٖ قرآنی اصول تھے۔ جن کی پیروی و پابندی سے سلف صالح، ترقی و تمدن، عظمت و شوکت کی معراج تک پہنچے۔ اور جن کے ترک و ہجران نے مسلمانوں کو آج اس بلندی سے اس پستی میں لا گرایا۔ اور جہانگیری و جہانبانی کے بدلے اغیار کا محکوم و غلام بنا دیا۔ ابن قیمؒ کی یہ کتاب فن سیرت میں ایک معجزہ کا حکم رکھتی ہے۔ مصنف ممدوح نے آپؐ کی حیات طیبہ کی ہر ہر بات دکھائی ہے۔ جنگوں سے زیادہ، اخلاقی، معاشرتی اور خانگی حالات دکھائے گئے ہیں۔ اور امت کے سامنے اسوۂ نبی اسطرح کھول کر رکھ دیا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں اس سے شمع ہدایت کا کام لے سکے۔ قیمت بلا جلد ۸؍ مجلد ۱۲؍ (محصول سب کتابوں کا بذمہ خریدار)

پتہ:- **دفتر اہلحدیث امرتسر**

کیا آپ کو معلوم ہے؟

یکم مئی سے ۳۱ مئی ۳۵ء تک

تصانیف حضرت مولانا ثناء اللہ مدظلہ (تردید مذاہب ہائے عیسائی، آریہ، مرزائی، خفی۔ و تائید مذہب اہل حدیث و عام اسلامی ... تفاسیر عربی و اردو) پر دو آنہ فی روپیہ رعایت کر دی گئی ہے

المشتہر۔ مینجر اہلحدیث امرتسر